





صل علی محمد

من کہ گدائے عجز دست صل علی محمد
 گوشہ بہت کشور است صل علی محمد
 باقی نیکوہ دست صل علی محمد
 جنس یک چار دست صل علی محمد
 خطا عالم وجود ، دارد باز باز نور
 عقدہ کفایت سر دست صل علی محمد
 جو خیمہ کی کلاں ، نور سحر لامکان
 مشعل محفل است صل علی محمد
 مطہر ذات کبریا ، ہیں مجال حق را
 حاصل بر کشور و است صل علی محمد
 اس ، ملک بعد اب ، سر نگار بر دست
 زو قدم بلند ، پست صل علی محمد
 کف خراب و تختگان ، چارہ دل خلتگان
 بندہ نواز ، سر پست صل علی محمد
 بر تو تھا ہزار ہاں ، قہقہ ہاں مانتگان
 کعبہ بر تھا پست صل علی محمد
 شمع حیات آفری ، ہاب آخر حوی
 قلب زہار غم کھست صل علی محمد

دارو کوئی سوچ ان کی پریشان نظری کا

اس وقت میں دریائے پوناک کے کنارے چار ساتھیوں کے ساتھ بیٹھا ہوں۔
 اندھوئی نے اس دریا کا حراج امریکہ کے طول عرض میں پھیلا رکھا ہے۔ اس کی لہروں پر اچھا نہیں لیا جا سکتا، جو انہیں لہروں
 میں اچھا رخ دل لیتی ہیں۔ یہاں مناظر فطرت سے لطف اندوز ہونے والوں کا کہنا ہے کہ پوناک کے کنارے ہر صبح ٹی
 ہوتی ہے اور ہر نئی جگہ کا رنگ گفت اور تار ہوتا ہے۔ صبح کی طرف لیا یہاں شاہیں بھی سے نئے لہاسوں میں نمودار ہوتی
 ہیں۔ پوناک لہروں کا طرہ امتیاز یہ ہے کہ یہاں پھلیوں کی طرف ساپ بھی سوچ در سوچ رقص کھاں ٹھہر آتے ہیں۔ صبح
 کے ماحول میں اگر بادشہ آسمان ہٹا لے تو ماحول کا کھار روح میں کھپ جاتا ہے اور شام میں اگلے سائے اگر باران رحمت
 میں نہا لیں تو فطرت کا کلام ”حق و حقیقت“ بن کر بدن میں ہر گھونٹے لگ جاتا ہے۔ پوناک کی لہروں سے بچھنے والے
 لوگوں کا کہنا ہے کہ انسان سب کچھ ہے یہ الگ بات ہے کہ پوناک والوں نے دنیا بھر کے انسانوں کو پھلیاں کچھ کر لگنا
 شروع کر دیا ہے اور حالات کے بعد تمام آواز حاصل لوگوں کی تہذیب کوڑھنے کے لئے پال رکھے ہیں۔ ایک شام سورج کو
 پوناک میں غروب ہوتے دیکھا تو روزِ زور دم چاڑھ پڑا۔ ان کی مشہور نظم کا ایک بیان نکتا غر بھورت ہے۔

فطرت نے صہت کرنے والے دل سے بھی بے وفائی نہیں کی اور یہ حق صرف
 فطرت کا ہے کہ وہ ہمیں زندگی میں سرتوں سے ہنکار کرتی رہے۔ یہ ہے
 کہ وہ اپنے سکون اور حسن سے دل بھر دماغ کو اچھا سا کر دیتی ہے اور
 خیالات میں اچھا عروج لے آتی ہے۔ پھر کوئی بھی طاقت ہمارے افکار میں
 کڑوئی نہیں لاسکتی کہ ہمارے کردار میں جو کچھ ہے خیر ہی خیر ہے۔ انسان نہ
 کسی کی بد زبانی سے کڑو رہا ہے اور نہ خود غرض لوگوں کے کڑو دھارت
 سے دل کڑوئی کرتا ہے۔ پھر زندگی کی کوئی پھلکی تصویر دل کو ملو ہم نہیں کرتی۔

مغربی شاعر کے نظم سے ”حسن اور فطرت“ کیسے الفاظ بہت خوب صورت لگے اور میں
 نے نظم کے ہنگے ہوئے آہو کو ہند کی طرف رواں دواں کرنا مناسب جانا۔ میرے ہاں خیالات کے سمندر میں صومج نے
 زندگی کو تو جس قزاق کی طرح آسمان سے زمین کی طرف مٹتی کردیا۔ میں بھی مدیہ کے ماحول کو امریکہ پھیلا لے کی سہی کرتا
 اور کبھی خلیوں ہی میں امریکہ کو اٹھا کر ہند کی دیگر پریش کرتا۔ سائیں درود چھیں اور دھڑکیں نامم لہو کی جلا جھٹکیں۔
 حضور اللہ کے نام کی تسبیح نے آنکھوں کی پھلیوں میں پانی اٹھا دیا۔ ہوئے سے دیکھا تو اقبال بھی میرے پاس بیٹھے ہوئے

محسوس ہوئے اور فرما نے گئے وہ دیکھو وہاں جنگیں کے محسوس ہو اس کو کہہ رہے کیا مسدا اور دہی ہے۔ شاید اس کی قوم خدا کی قاضی ہونے والی ہے اور آگلی صبح نکلتا، لاکھ اسلام کے ساتھ طلوع ہوگی۔

چمک تیری عیاں نکلی میں آفتاب میں شرارے میں
 جھلک چیری ہویدا چاند میں سورج میں ستارے میں
 پرتاک کے صاف و صاف رنگ نے میرے فکر کو وہ حیا کر دیا، پس افق داو ہے سورج
 نے ظاہر فکر کو اپنی قوم کے افق کی طرف موڑ دیا۔ مجھے زمین کے ایک وسیع خط کے سامنے اپنا وطن ایک نازک آشیانے کی
 مانند نظر آیا۔ میں نے غور سے دیکھا جیسے پہاڑی دھڑی، میرے وطن کے آشیانے کا چاڑنے پر تلے ہوئے ہوں۔
 اکبر الہ آبادی یاد آئے

ہائے ملت بگڑ رہی ہے، لہوں پہ ہے جان، مر رہے ہیں
 مگر طلسمی اثر ہے ایسا کہ خوش ہیں گویا اہل مر رہے ہیں
 اصر ہے قوم ضعیف و مسکین اصر ہیں کچھ مرشدان خود ہیں
 یہ اپنی قسمت کو بد رہی ہے وہ نام پہ اپنے مر رہے ہیں
 کئی رنگ اتحاد ملت، سرداں ہوئیں خون دل کی موتیں
 ہم اس کو سمجھتے ہیں آپ صافی، لہا رہے ہیں، نکھر رہے ہیں
 مجھے ساتھیوں نے بلایا، بیجا ہوا احساس دہلایا کہ دریا کے پانی سے غرق کریں پھر نہ لڑ لہو
 کریں، لیکن میرے ہاتھ تو بے حس و حرکت تھے، دل نہیں کرتا تھا کہ میں تہذیب مغرب کو سہارا دینے والے پرتاک کے پانی
 سے غرق کروں، میری ضرورت اس وقت دم دم تھا یا پھر حضور علیہ کے پنجہ دست کا آپ جنت، لیکن میری قوم کی طرح میری
 ہے یہی ایسے محسوس ہوا کہ لب و لہجہ کے سارے دریا شاید پرتاک میں گرتے ہیں، لیکن حیف بالائے حیف تہذیب مسلم کو
 عرف کی طرح پھل پھل جا رہا ہے لیکن بے سرو اور انکار نے ہر ایک کو درہمت سے بے گناہ کر دیا

غضب ہے کہ اس زمانے میں
 کوئی بھی صاحب سرور نہیں
 راست اور دن پرتاک کے کنارے گئے گئے، اندر و ب اندر نے چند بھڑے
 نصیب کئے، لیکن لگا جیسے کہ کسی نے میرے سپردوں کو زنجیر لٹائی دی، ہوں میرے دیکھ لیتی ہیں گئے ہوں، میرا قیام بے حضور
 ہو گیا ہو۔ کچھ ہی نہیں آ رہی تھی کہ کہہ کہ مر رہے۔ ایک ساتھی نے ایک آکر کی حد سے رو پہ لہجہ کر دیا۔ قہقہہ دیر کے گئے
 تہذیبوں کے تصادم میں ایک قہقہہ کی ضرورت اچھی لگی، ایسے لگا جیسے خلاف کہہ نے پرتاک کے سارے شباب کو
 لپیٹ لیا ہو، محسوس ہوا جیسے ساتوں برا معصوم ایک خواہش سے قدم کے نیچے آ گئے ہوں۔ محبوب کے سامنے ناصیہ فرمائی
 نے آنکھوں کو بند کر دیا۔ رات، "نید دوست" کا حرا پلنے لگی۔ مولا نادر کا ترانہ جدی طوائف کرنے لگا

آدمی دید است باقی پرست است
 دید آں باشد کہ دید دوست است
 جملہ تن را در گذار اندر بہر
 در نظر در ، در نظر در ، در نظر

نادر سے فارغ ہوئے پھر گھر کی بجائے شہر کے دوسرے کونے کی گلی کی گلی میں
 پھر ایک دریا کے کنارے جا پہنچے، وہ چھاپا کون سا دریا ہے بتایا گیا، پرتاک، آباد کر لیا، جب ہر طرف پرتاک چھا رہا ہے

آ رہا ہے، مجھے اپنے سجدے اور نمازوں کی فکر کرنی چاہئے۔ کہیں میرا اصلی گھر چٹاک میں ڈوب نہ جائے۔ میں بے گھر نہ ہو جاؤں، میرے دل کے چراغ بجھ نہ جائیں، میری تہذیب سیلاب کی طغیان ہو جائے، میرا حق نہ کھو جائے، میں کہیں چٹاک کے کنارے ہی نہ رہ جاؤں، میرا وطن کہیں یہی خاک نہ ہو جائے، دولت کا خاصہ حصہ گھر چٹاک تھا، سورج طلوع ہونے کا انتظار نہ رہا تھا، ایک بڑا سا پانی کا ریلے ساحل سے نکلایا۔ خوفناک سی آواز پیدا ہوئی، ہم نے اپنے آپ کو بچانے کی کوشش کی۔ سنبھل رہے تھے کہ کانوں میں آواز پڑی

دل توار دیا ہے دن کا ظلمات ریش نے
دارو کوئی سوچ اس کی پہیوں ٹکری کا

ہمیں صبح کی تلاش تھی، سورج ہماری ضرورت ٹھہرا تھا، لیکن چٹاک کی لہروں نے کہا یہ مغرب ہے یہاں سورج غروب ہوتا ہے۔ روشنی نہیں اور تلاش کرو اس کی روشنی جو چرے جہاں پر محیط ہو۔
لگاؤ ہے چٹاک کسی اور دنیا کی زبان میں گیا ہو

”افق افق پر جو روشنی ہے

جہت جہت میں یہ رنگ دیکھ کی جو ساری ہے

یہ قریب داشت و کو دور کش میں ماطوں پر مسندوں میں

جوزندگی ہے، جو باگہن ہے، جو تازی ہے، جو سرخوشی ہے

نظر کا شیا کی آگہی ہے

اس ایک سورج کا ٹھکانہ ہے“

اللہ اکبر کی صدا کو گنتی اور ساتھ ہی اسلام کا ”مجرا کا نام“ مشکمل ہو کر آنکھوں کے سامنے آ گیا اور یہ احساس مزید پختہ ہوا کہ ہم مسلمان ہیں اور ہمیں اسلام کے ساتھ جینا چاہئے اور اسلام ہی کے لئے جینا چاہئے۔ ہمیں دنیا کے سامنے اسلام کا منہ کرنا اور تمام تر تاریخی مصلحتوں کے ساتھ رکھنا چاہئے تاکہ اسلام کے لئے لوگوں کی بھوک اور پیاس بجھ جائے۔

کب کے الفاظ میں ایک چلی آواز گونج رہی ہے ہم مسلمانوں کو اس آواز کو بھیلانے کے لئے ہر کوشش بروئے کار لانی چاہئے۔

وہ کہتے ہیں

اسلام کو انسانیت کی ایک اور خدمت کرنی ہے مختلف نسلوں کے درمیان

مساوات کے قیام کے لئے اسلام کی خدمت کسی مذہب نے سرانہام

نہیں دی ہے۔ جہاں مسلم معاشرے قائم ہوئے ہیں ان سے یہ بات

ظاہر ہوئی ہے کہ کس طرح اسلام نے مختلف نسلوں، روایات اور نسلوں

والے اشتقاقیت کو تحلیل کیا ہے اگر مشرق اور مغرب میں تہذیبی تضاد پیدا

کرنا ہے تو اس کے لئے اسلام کی خدمات حاصل کرنا ضروری ہوگا۔

سید ہاشم حسین شاہ

سید پانچ حسین شاہ

تسمیری تیری صورت، ہر منہسریں کا قول ہے کہ یہیں تھام سے ہر دوسرا سوچو گئے کی آواز ہے اور یہی تریاد گئی ہے۔

فَاظْهَرُ لَكُمْ مَا وَفَّقَ لَكُمْ فَاذْهَبُوا

کہا ہے وہ رہا دے، والی لڑک (۲) اور آپ مجھ سے کیا جانیں کہ وہ رہا دے

والی لڑک کہ اپنے (۳)

اطلب کی چالاکی پر یہ بظاہر کے اظہار دل پائے ہیں۔ ختم ہو چکا کہ آواز غل کی سہولت ختم ہو چکی ہے، جو ان اور مرہمہ انہیں
خوف سے عالم میں گویا خود سے بچ چور ہو چکا کہ یا جہاں کیا قرآن حکیم ایک اور سوال کے ذریعے سے پہلے سوال کا جواب دینا ہے ہم گئے کہ
وہ چلا گیا ہے تو کیا ہے جہاں رہا تو اس سروراک اس کو گرفت میں نہیں لاسکا بلکہ تہا رہے خصوصاً وہی اس کی حقیقت کو پہنچ گئے تھے۔

قرآن حکیم پہلے سوالات کے ذریعے سروراک کی اور جہت میں اضافہ کرتا ہے اور پھر قیامت میں ہونے والے واقعات کو قاری قرآن کے
سامنے رکھ دیتا ہے۔

اہم راہی سے پہنچا تھا

مثلاً وہ کا قافلہ آگے سے ہے اور خاموش کا قافلہ کان سے ہے اور اوراک کے لئے جاساسی، راجح ہیں۔ قیامت کے سے واقعات دیکھیں
کس آگے دیکھے ہیں وہ چلا گیا آواز میں وہاں کس کان سے فانی ہیں اور یہ بھی کہ اوراک کے لئے سروراک کا کام آواز دہرائی کرتے ہیں
پر یہاں آواز اور طوفان دہرائی کہ اس قافلہ میں گئے کہ کسی جج کا اوراک کر گئے۔ انہی پہ بھی ان کی جہت خود اس کے چلا گیا انجام کی
صور قرآن حکیم نے کئے خواہ صورت قفلوں میں چلی کی۔

وہاں کہانی مصیبت

وہاں لڑک

وہاں لڑک

کیا ہے مصیبت

کیا ہے لڑک؟

اور کہیں ہیں سکا

کہہ دیا کہانی مصیبت ہے کیا؟

ہاتھ تو صرف اتنی ہے کہ انہیں اپنے تہیہ کی ضرورت کے اندر ہاتھ آخست کے سطر پہلے ہی دامن میں دے اور صحت اور کھانا اور صحت
کار، وہاں سزا قیامت سے جاری رکھے۔

انہیں جیسے مدد کی ضرورت ہے ویسے ہی مدد کی اس کے سامنے آتے ہیں

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْأَلُوا عَنَّا فَذُكِّرُوا بِالْحَقِّ

وہاں جب لوگ گئے، سوئے قافلوں کی مدد ہو جائی کے (۲)

قیامت کا، عظیم لہر "جب لوگ گئے سوئے قافلوں کی طرح ہو جائیں گے"۔ واپس چلا ہے جس میں لوگوں کو پراخوں کے
ساتھ تھپتھپانے والی کی ہے۔ تہا جہت سے بھی کیا ہے اٹل "آگ اور دھواں، کچھ کہنے آپ کو اس پر پڑا ہے"۔ یہ کوہ کی افواہ میں
پہلے جاتے ہیں اور یہ کوہ صحت ہو کر اڑتے ہوتے ہیں۔ انہیں آپ کو یہ قافلہ دہرا آگ کا پیرا جہت کے لئے جاری ہوتی ہے وہاں اور
اور گھر سے چلے آتے ہیں۔ جس کی ہدایت کا کوئی حصہ نہیں اور وہ دہرائی گئے ہیں کہ وہ سب دھام پر قرآن حکیم نے قیامت پر
افواہ کو لڑائی دل سے لکھیں، ای ہے۔ یہ افواہ سے گھر کا دہرا ہے کہ وہاں گھر لے جوں کی جہت اور دست ایک نہیں ہوتی ہے۔ یہ غل
اور طرح کی حلاوت سنی سے دہرائی دل سے لکھیں۔ کھڑے کی طرف اشارہ ہے۔ یعنی عرف اور دست کا عالم یہ ہوا کہ کوئی اور گھر پہنچا کہ کوئی
اور گھر پہنچا کہ بعض حصوں سے گھر ہے ہوں گے۔ لڑائی دل یہ افواہ کی بہت ہی ہوتی ہے۔ تھپتھپانے والی وہ لکھیں "وہاں گھر سامنے
داتی ہیں کہ پہلے لڑائی دل کی طرح گھر کے اور پھر یہ افواہ کی طرح سورن کی بھیجی کے ساتھ صحت کی آواز میں پہلے جانیں گے اور
مقررہ لوگوں کا فرد، منکر، یہ کا حکم اور صحت لوگوں کی ادائیگی سب اپنے اہم کو لکھتا ہے گی۔" مقررہ سے لکھا کہ، لیکن اور افواہ سب

چالاکان کا ایک مجھے

ممتاز احمد قاسمی

آگاہ: وہاں صوبہ کھرلا کا محترم علیر، جو یہ دینی ائمہ علیہا سے بہت محبت و احترام سے تعلق رکھتے تھے، صوبہ شریفہ میں آ کر ایک مرتبہ محترم علیر رضی اللہ عنہا ملے آئیں تو آپ ﷺ جو یہاں تھے وہی ہاں کہہ کر جوش محبت سے ملے اور ان کے لیے اپنی ہمارے بچہ بنی۔

فیک اور موقع پر انہوں نے حاضر ہو کر قلم سالی کی دعا کی تو اگلا کریم اللہ نے انہیں چالیس کربھی اور سارا دنیا سے لگا دیا ایک امانت

میں دعا فرمائی: (۱۳)

(نیک روایت میں یہ بھی آیا ہے کہ آقاؐ نے نبی اکرمؐ کی طرف سے اعلیٰ درجہ کی قوم پر نگرانی کے لئے جاتے ہوئے (حاجۃ)

بہارِ اعلیٰ

نبی کریم ﷺ آیا مصر حاتم النعمانی رضی اللہ عنہا کا بھی بھوتہ چلا۔ کہتے تھے جو آپ کے والد حضرت عبد اللہ کی لوطی کی تصویر میں سے چھپن سمیٹا آپ کے کچل جان کی جھلکی اور دیگر ضروریات کا اہمال دکھا تو آپ ﷺ اپنی والدہ ہی کی طرف سے اپنے کاغذ پر دستخط لکھائے تھے۔ آپ کا ارشاد کرائی ہے: "اتم انکم رضی اللہ عنہا بھوتہ جان کی کچل چلا" (۱۸)

ایک شخص نے یاں کا دور رسالت میں دعا کی اور فرمایا: "تم اپنی والدہ سے اچھا سلوک کرو"۔ اس نے عرض کیا: میری والدہ فوت ہو چکی ہیں۔ آپ نے فرمایا: "اگر تم اپنی والدہ کے ساتھ بھلائی کرو"۔ حضور خدا کا والد ہیں کے بعد آپ کے قرابہ رشتہ والوں سے اچھا سلوک کرنا چاہیے۔

مختصر ہونے کی وجہ سے انھوں نے کچھ معجزات بھی دکھائے جن کی وجہ سے انھیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پیروں میں سے ایک قرار دیا گیا۔ یہاں تک کہ ان کے پیروں نے ان کے لیے ایک عبادت گاہ بنوائی۔

انہیں ہائی کر کے بھڑا آپ سن کے لیے سر تک دھارنا ہے اور ہر اور شاہد کو ملایہ میری ہاں کی طرح میں میری والدہ کے بعد انہوں نے انرا بہت محبت و شفقت سے میری پرہیز کیا۔ میں ان کی قبر میں اس لیے اپنا خاک میری رکست سے انہیں قبر میں ان کی تحلیف و دعا مانا ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ انکارِ کیم اہل سنہ کی تحریرِ مرکزہ جو کہ فرمایا: "اے میری ماں! اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے۔ آپ میری ماں کے بعد اس قسم آپ پر دوسری رحمتیں کرے گا۔" (۱۶)

ہمیں چاہیے کہ ہم کسی اپنے والدین یا والدین کے خلاف کسی اور ان کے انتقال کے بعد ان کے لیے دستخط نہ کریں۔
 کرتے ہیں۔ والدین کی وفات کے بعد ان کے حقوق کے متعلق کسی کریم کا کارڈ یا اسے سن کے لیے دستخط نہ کریں۔
 کے لیے ہوتے، جسے چاہتے کہ وہ ان کے ساتھ اسلوب کرنا اور ان کے کہتوں کا احترام کرنا۔ (۲۰)

— 224 —

حضورِ اقدس سے۔ چنانچہ اس کے لیے دستِ بی کرکریا لائے۔ آپ جس طرح انہوں کے لیے دستِ بی بی کی طرح نہیں کے لیے لگے دستِ بی۔ آپ انہوں پر یہی شفقت فرماتے تھیں اپنے پاس جاتے ان کے سر پر محبت سے اچھٹا سہاگہ ہاتھ بکھرتے اور ان کے لیے دعا فرماتے۔ جب ننھے ننھے بچے آپ کی خدمت میں لاتے جاتے تو آپ انہیں اپنی گود میں لے لیٹے اور خوب چار کرتے۔ آپ کو ملتا وہ بچے کہ بچتے انہ تعالیٰ کے ہاتھوں کے پھول ہیں۔ (۱۲)

ایک روز خلیفہ رضی اللہ عنہ اپنے شیر خوار بیٹے کو اپنے پاس لے کر آئیں۔ آپ نے نہایت شفقت سے اس کے بچہ کا ہاتھ مارا۔ آپ نے اس کے بچے کو اپنے پاس لے کر آئیں۔ آپ نے نہایت شفقت سے اس کے بچہ کا ہاتھ مارا۔ آپ نے نہایت شفقت سے اس کے بچہ کا ہاتھ مارا۔ (۳۳)

آپ اسلام اور مسلمان بچوں سے یہی شفقت و رحمت کا سٹاک دلا رہے ہیں کہ آپ کو اپنے مسلمانوں کے بچوں سے انکی حدود کی تعمیل کے لیے آپ مسلمانوں کو چاہے یہ کتنا کر کے سخت فیصلے لے رہے ہیں وہ ان بچوں کو ہرگز کھلی نہ کرنا۔

ایک اور موقع پر آپ نے فرمایا: ”جو چاہیے خدا تعالیٰ کی فطرت پر یہ ہوتی ہے کہ وہ جس کے کارنامہ پر اسے کافر بنا دے“ (۴۴)۔
 رمضہ، امام غلام علی قاسمی کے بچوں کے لیے انجمنِ علماء دارالودوں کے بچوں کے لیے بھی رسمہ ہیں۔ ایک شخص نے کسی پرانے
 کے لیے پکار لیے تھے۔ آپ بخیر نے اسے غمزدہ کر دیا۔ چنانچہ وہ کہا: ”جہاں سے اسے ہوا“ (۴۵)۔

اس حدیث شریف سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جانوروں کو کھانک کر کھانے والی اشیاء کے حوالے سے کھانا کھانے کے لیے حلال ہے۔

نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کا راتھ چارے فرمایا جس نے کوئی سے آپ سوزے کے درجے چلی گئی کہ ایک پیاسے کلا کو چلو تو رات بھر چلی گئی اس کی پیاسے میں دوا صفا کر دے میں کی، یا رسول اللہ ﷺ کیا یہ لوگوں کے راتھ اچھے سواک کا؟ تو کہتا ہے: ”آپ نے فرمایا: ”جو راتھ اس کے ساتھ چلائی گا وہ جنتی کا ٹھکانہ ہے۔“ (۳۵)

2000

اسلام کی روشنی میں جیسے کہ اس کی تعلیم کے ذریعہ ہی انسان کو اپنا حقیقی مقام حاصل کرنا ہے۔ چنانچہ اسلام نے ہر انسان کو اپنا حقیقی مقام حاصل کرنے کے لیے ہر ممکن کوشش کی ہے۔ چنانچہ اسلام نے ہر انسان کو اپنا حقیقی مقام حاصل کرنے کے لیے ہر ممکن کوشش کی ہے۔ چنانچہ اسلام نے ہر انسان کو اپنا حقیقی مقام حاصل کرنے کے لیے ہر ممکن کوشش کی ہے۔

میں اسے لڑائی کا ایک کوشش پر پہنچا اس سے منہ پری کرکڑا کر دیا۔ وہ مجھے پیاد سے لپکا جان لگتی۔ سی، او، میں نے اس سے دعا کی کہ اس کو میں نے
میں لڑا دیا۔ یہ سن کر حضورؐ چلائے انھوں میں افسوس ہونے لگے۔ آپؐ نے فرمایا یہ قصہ کہ جادو اس نے یہ قصہ بگاڑ دیا ۱۸۲۲ء کا دور ہے کہ
آپؐ کی پہلی مجلس بہارک آفسوں سے شروع ہوئی۔ (۲۲)

[illegible]

آپ کو نے لڑایا، جس شخص پر غیور بن کر لڑا، اس نے اس کے ساتھ اچھا سلوک کیا، مگر اس کی انہی تریتہ / کے کان نہ دینے پر غیور اس کے لیے نہ بنا ہے۔ عید کی اور عید کا ٹیڈنگ (۲۰۱۷)

[illegible]

بہت مختصر وقت میں اسے (جو میں نے پہلے ہی دیکھا تھا) آپ نے فرمایا۔ میں کو اتنے اقبال نے وہیں اس کے ساتھ
بہت اسلوب کر کے وہ وہیں اس کے لیے دیکھا تھا۔ یہاں پہلے ہی دیکھا تھا۔ (۱۹۸۰)

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ انیسویں صدی کی دہائی پر، دہائی کرچا یہ واقعہ ہو گیا۔ اس کا ایک ثبوت اور ثبوت کا سبب ہے۔

غلیوں کو غلیوں کے بارے میں حقائق کا خلاصہ طور کی جکیوں پر خاص توجہ دے گا۔ یہ ایک اہم کام ہے کہ جس کے گہرائی سے
ہو اسے زبردستی کی توہین کرے اور نہ ہی غلیوں کا اس پر اثر ہو۔ اس کا خیال ہے کہ جس میں اہل لہجے کا۔ (۴۹)

آپ ﷺ کا ایک بار دشمن گواہی ہے کہ "اے اللہ! کو ہر بار جو وہ لوگ کہیں کہ ان کی بات سچ ہے، میں نے ان کی بات سچ نہیں سنی۔" (۲۰۱) ایک بار صحابہ ایک میں فرمایا: "اے اللہ تعالیٰ! اس شخص کو پتہ کرنا ہے کہ قرآن مجید کی آیات اللہ کے وہ ہیں جو اللہ کی طرف سے اپنے میں آتی ہیں۔" (۲۱)

آج کے دور میں ہمارے دل کا شمار ہے وہ کسی کے گھر لڑکی سے پہلی بار نہ ملنے والی لڑکیوں اور بچوں کے جو کہتے ہیں اسے کہہ دو ان کو کہہ دو۔

177

مجلس الشورى

آجہاں علیؑ رحمت و محبت کا جسم بن گئے۔ آپ شمسِ طرین سارے بچوں سے محبت کرتے، ایسے انبیاءِ کرامؑ سے بھی بہت حد تک فرما رہے تھے۔ مگر یہ دارِ اقبالِ رضی اللہ عنہ سارے حضورِ کائنات کے سچے پیغمبرؑ اور اکھبرِ رضی اللہ عنہ ہیں اور ان سے پہلے ہم مریضِ وقتا تھا۔ وہی ان کے احوال سے آئینہ عمل کی کریم شکل ان کے پاس نظر آئے۔ اسے اور انھیں اپنی مبارک گواہی میں انہیں ان کی آخری سانس جاری تھی۔ یہ کچھ کرنا تھا اور ہم آجہاں علیؑ کی آنکھوں سے آنسو بہ گئے۔

ایکے مچھانی کے مرض کی بار بار حالت ۱۹۵۸ء میں دیکھی گئی۔ یہاں پر بہت سے چھانچے گئے اور ان کی اس بیماری میں اور دل کی کمزوری ہے۔ لیکن ہم یہی کہیں گے جو ۱۹۵۸ء سے اب تک کی مرضی ہے۔ اسے اور ہم انکم میوزی کہتے ہیں جس کی (۳۳)

امام ابوحنیفہؒ نے جو یہ دیکھی انھوں نے کہا: اچھے اور برا کی باتیں یہاں نہیں ہونی چاہئیں۔ انھوں نے حضرت قاسم اور سعیدؒ سے کہا کہ:

رضی اللہ عنہا کھینچیں جس سے ہاتھ پانگے تھے۔ آپ اپنی انگلیوں سے حضرت زینبؓ کے ہاتھ سے ان کا کھٹوم اور حضرت فاطمہؓ (رضی اللہ عنہا) سے بہت محبت کرتے تھے۔

حضرت زینبؓ رضی اللہ عنہا ان میں سب سے بڑی تھیں وہ اپنی اہل گاہق حضور ﷺ سے اور انھیں جوئے۔ آپ کی مبارک آنکھوں سے آنسو جاری ہو سکے اور آپ نے فرمایا: "جب میری سب سے انگلی چلی تھی اور میری مہبت میں جاتی تھی" آپ نے ان کے کھنکھانے کے لیے اپنی چادر اٹھی اور فرمائی تاکہ انھیں برکت حاصل ہو۔

حضرت زینبؓ رضی اللہ عنہا کا بیٹا علی رضی اللہ عنہ صدمہ صدمہ کی وجہ سے بیمار ہو گیا تھا۔ آپ کا نام مبارک رضی اللہ عنہا تھا۔ حضور ﷺ کے ہاتھ پر تھیں۔ ۸۰ سال میں حضرت زینبؓ رضی اللہ عنہا کے گال کے بعد سے "حکیم" کی پرورش ان کے بانی کریم ﷺ نے فرمایا۔ ایک ماہ بعد کے بارے میں آپ نے ایک فضیلت کو فرمایا: "میرا سارا جسم میں حضور ﷺ کے ہاتھ سے فرمایا گیا تھا جس میں میرے دل کا جو کچھ سہا ہوا ہے۔ میرا آپ نے وہ کچھ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی انگلی میں پرورش کیا۔

آپ ﷺ کو مارتے اس قدر زیادہ کہ جب وہ آپ کی گود میں بوسہ اور لڑکھائی کرتے تو آپ انھیں اپنے مبارک کندھوں پر سوار کر لیا کرتے۔ جب بارش میں ہاتھ سے آنکھیں مارتے کہ وہ آپ سے اور جب جب سے اٹھتے تو وہ بار بار کہہ دیتے کہ میں پر سوار کر لیتے۔ (۳۳) نبی کریم ﷺ نے اپنی دوری میں ساجدہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: "جب میں اللہ عنہا کا گانا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہتا تھا، کچھ مرے بعد میں ان کا وصال ہو گیا تو حضور ﷺ کے غمزدہ ہوئے اور آپ کی مبارک آنکھوں سے آنسو بہ گئے۔ ان سے فرماتے تھے: سہا حضرت رضی اللہ عنہا میں چاہی بہت چھوٹی عمر میں ہی انتقال ہو گیا تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے انتقال کے بعد آپ نے اپنی قبر میں ساجدہ رضی اللہ عنہا سے کہا: "اللہ عنہا کا گانا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کرنا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ آپ کے کلمات میں نبی کریم ﷺ کی وہ روایات آئیں جس لیے آپ کا "والد اور بیٹا" کہا جاتا ہے۔

ان کے بچے مال بعد حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا بھی ہاتھ پانگے۔ حضور ﷺ نے ان کے لیے اپنی چادر اٹھائی اور فرمایا: "جدا"۔ (۳۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی سب سے چھوٹی اور شہیلی ساجدہ رضی اللہ عنہا کے والد حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ہیں۔ یہ آپ کے وصال کا وہی تک دن تھا۔ حضور ﷺ کی ان سے محبت کا اندازہ اس حدیث پاک سے لگایا جاسکتا ہے کہ "فاطمہ میرے گھر کا گھڑا ہے جس نے اسے تدارق کیا اس نے مجھے تدارق کیا۔" آپ کا یہ بھی اندازہ ہے: "فاطمہ مجھے سب لوگوں سے زیادہ پسند ہے۔" (۳۵)

آپ ﷺ سب سے بڑے جیسے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے مل کر جاتے اور بے جا کی آتے تو پہلے ان سے ملے۔ ایک دن ایک شخص نے کہ جب فاطمہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ ان کے لیے کھانا سونپ دیا اور ان کا کھانا کھا کر چم لیتے اور انھیں اپنے پیچھے کی جگہ رکھتے۔ جب آپ ان سے پاس تک پہنچے تو فرمایا: "آپ کے لیے کھانا ہے جو چاہیں آپ کا دست مبارک کھانا کھا کر اسے بوسہ دیتی اور آپ اپنے پیچھے کی جگہ رکھتے۔" (۳۶)

حضور ﷺ نے آپ کا علاج حضرت علی کریم رضی اللہ عنہ سے کر دیا تھا۔ آپ کے چچا کاوی و کھنکھانے۔ ایک دن عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: "رضی اللہ عنہا ان میں سے فاطمہ کو کھانا کھانے میں امام حسینؓ، امام حسینؓ، حضرت زینبؓ اور حضرت ام کلثومؓ (رضی اللہ عنہا) سے آپ کی اصل آگے رکھی۔ نبی کریم ﷺ ان سب میں سے بہت محبت فرماتے تھے۔" (۳۷)

باب حضرت عائشہؓ رضی اللہ عنہا میں آپ کہ ہیں کئی بات پر ان کا کہی کا ان کا کہی فرماتے بلکہ یہ مسکراتے رہتے۔ اگر کوئی بات غریب کے خلاف ہو جاتی تو اسے رد کر دیتے۔ آپ کا اندازہ کرنا ہے: "تم میں سب سے اچھا وہ ہے جو اپنے گمراہوں کے لیے اچھا ہو اور میں اپنے گمراہوں کے لیے تم سب سے اچھا ہوں۔" (۳۸)

امام حسینؓ رضی اللہ عنہا امام حسینؓ رضی اللہ عنہ سے بہت محبت فرماتے تھے۔

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "امام حسینؓ اور امام حسینؓ رضی اللہ عنہا سے بہت محبت فرمائی آپ وہ شخص ہے جو فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر جاتے تو فرماتے: میرے خاں کو میرے پاس آؤ۔" جب میں نے حضرت رضی اللہ عنہا کو آتے تو آپ انھیں گھٹکھٹکاتے اور اپنے مبارک سینے سے لگا لیتے۔ (۳۹) آپ کا اندازہ کرنا ہے: "وہ لوگوں کو دیکھتا ہے۔" (۴۰)

ایک بار ایک شخص اسلام حضرت حسینؓ رضی اللہ عنہ کو اپنے مبارک کندھے پر سوار کیا تو اسے سخت خوش آمدید اور اسے گھر لے کر آیا۔

یہ اجتہاد کی صدیقی تفسیر ہے۔ آپ نے ائمہ اربعہ کی تفریق کی ہے۔ (۲۲)

۱۰ ہری داد میں ہے کہ امام حسن رضی اللہ عنہ سے ملنے پر سوار تھے اور آپ کبر، بے نیچے دیکھتے تھے اس لیے اس سے محبت کرتا تھا۔ (مجلس علیہ السلام ص ۲۳۴)

[illegible]

ایک بار حسین رضی اللہ عنہ میں سے ساتھ کھیل رہے تھے کہ حضور ﷺ ہاں سے گزر رہا تھا۔ آپ نے ایک کرنام حسین رضی اللہ عنہ کو بکرا چاہا۔ کھیل کے طور پر چوہا اُسر ہونے لگے۔ حضور ﷺ بکرا چھوڑ کر بچا ہوا خرگوش کرنام حسین رضی اللہ عنہ کو بکرا لیا۔ آپ نے ایک چھوٹا سی گھڑوی کے نیچے رکھا اور دوسرا ان کے سر پر چھوڑا۔ ان کا سر ایسا ایک عورت کی سے ٹکا اور لگا ہوا ہے۔ حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں، چاہے اس سے محبت نہ کیے کہ اس سے اس سے محبت نہ کرے۔“ (۳۵)

ایک ہی آپ صبر علیہ وسلم ہے۔ آپ نے دیکھا کہ مسند حسن رضی اللہ عنہما کرتے جاتے چلے آ رہے ہیں۔ آپ فوراً صبر علیہ وسلم سے انکار کیا کہ میں ان کا واسطہ ہے۔ اس لئے غلط کیا۔ پھر فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس کی فراموشی کہ ”تمہارے دل میں تمہاری خواہش ہے کہ میں نے آزمائشیں ہیں۔“ میں نے ان باتوں کی طرف دیکھا کہ یہ کرتے جاتے چلے آ رہے ہیں تو کس صبر کرتے ہو؟ میں نے غصہ روک کر اسے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ (۳۶)

آقا کریم اللہ اپنے ان لواہوں سے ذاتی محبت فرماتے کہ ان کی اطاعت سے آپ بہ نجات ہو جائے۔ بالیکہ انھوں آپ کے متبعین کر لیجیے۔
رضی اللہ عنہما کہ وہ نے کی آواز سنی تو آپ طغوی سے گھر تو خلیف کے گئے اور ان کے وہ نے کا سبب ہو چھا۔ حضرت ناصر رضی اللہ عنہ نے
وضی کی "ذی رول اللہ علیہ السلام" کی اس ہے اور اس وقت اپنی موجودہ نہیں آتی۔ آپ نے پہلے امام حسن رضی اللہ عنہ کو اٹھا چھاروں کے
نہیں رہی۔ ان میں ہر ایک اہل دی۔ انہوں نے ان پر حاضر و غایب کی پراس جاتی۔ ہی کہ آپ نے امام حسین رضی اللہ عنہ کو اٹھا چھا۔
ان کے متبعین اپنی انہیں انہیں نے بھی نہ چھوڑا۔ ہر ایک چھوڑا۔ ہر ایک چھوڑا۔ ہر ایک چھوڑا۔ (عقلم)

ایک ہی حضور اللہ کی دو راہوں پر دونوں فتوحات ہو گئے اور آپ صاف فرما رہے تھے: "اے اللہ! یہ دونوں میرے بیٹے اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں۔ میں ان دونوں سے محبت رکھتا ہوں، تو بھی ان سے محبت رکھ لو۔" ان دونوں سے محبت رکھنے کے لئے۔ (۳۸)

ایک روز حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نماز عصر چاہ کر پھر گئے تو امام حسن رضی اللہ عنہ کو پھل کے ساتھ بھیجے۔
 لکھا: ”اگر رضی اللہ عنہ نے انھیں روکے گا تو اسے روکنا اور فرمایا: ”اے ابوبکر تم پر قرآن حکم آکا کریم ﷺ سے ملتا ہے رکعتوں میں سے
 ششہ سے لیں نہ رکعتوں میں“ یہی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ منہ شہنے گئے۔ (۴۹)

جسپ نام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد وہ ان کا سر مبارک ایک طاقت میں رکھ کر کوفہ کے حاکم ہیں لڑا کے لایا گیا تو وہ نہ جنت سر مبارک کو چھڑی مارتے ہوئے آپ کے غم میں پتھریلے کرنے لگا۔ پھر حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے کہا: "اے اللہ کی قسم! یہ سوال کر لیجئے کہ اس کا جو سب سے بڑا وہ حلقہ ہے رکھنے والے ہیں۔" (۵۰)

نماز کے چاروں حصوں سے چار
 صبراً آپ پہلے چار کچے ہیں کہ حضور ﷺ کے دادا کے احوال کے بعد آپ کے چار حضرت امیہ صاحب نے آپ کی پرورش کی تھی۔ ایک
 ایک کمرہ میں پادشاه سوئے کے باعث خدمتِ چار حضرت امیہ صاحب کی اہلی عادت پہلے ہی کمرہ تھی، قلعہ کے باعث ان کی پریشانی میں
 حریہ اضافہ ہو گیا۔ آپ ﷺ نے چار کمرہ چار کمرہ کر کے لیے ان سے ان کے لیے علی کا ایک کمرہ اس حالت حضرت علی رضی اللہ عنہ کی عمر چار
 ایک سال تھی پھر احمد سنی ﷺ نے نہایت شفقت بہت سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی پرورش خود ہی کرتا رہی۔

جس نئی کہ بھگت نے اپنے شاگرد ابن، انہوں کو فتح کر کے تھوڑی دیر میں اس نے عربوں میں اسلام کو پھیلانے کی دھڑ بھڑ مچا دی تھی تو کسی نے آپ کا ساتھ نہ دیا۔ آپ نے شہر سال کی عمر والے بیچ مصر سے علی بن ابی موسیٰ کو بلا کر فتح میں مدد فرمائی، اور اسے مصر میں کھانا پلانا اور اگرچہ میں کراہ رہی تھی اور اس سے چھوٹا ہوں لیکن میں جس حق کے واسطے تھا آپ کا ساتھ دوں گا۔ اس طرح ان لوگوں میں اس سے پہلے ایمان

Carlson, M. & J. S. Meyer

نبی کریم ﷺ اپنے خاندان کے دیگر بچوں سے بھی بہت محبت کرتے تھے۔ جب جنگ مہاجر میں آپ کے چچا زاد عاتق بن جعفر بن جعفر رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے تو آپ ان کے گھر کو جہانے گئے اور ان کے بچوں کو پاس لاکر بڑا دیکھا۔ جعفر بن جعفر رضی اللہ عنہ موت کی جدائی کے غم میں آپ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ یہ دیکھ کر بچوں کی والدہ پر چلیں وہ کنٹھیں اور انہوں نے پچھلے بار رسول اللہ جعفر کیسے ہیں؟ فرمایا وہ اچھے ہو گئے۔ یہ سن کر وہ بہت افسانہ ہوا۔

آپ اپنے گھر تشریف لائے اور فرمایا: جعفر رضی اللہ عنہ کو کے گھر والوں کے لیے کھانا چاہا تو آج اور یہ غمزدہ ہیں۔ جعفر نے جعفر رضی اللہ عنہ کو کے بیٹے جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ کو اس وقت پہنچے تھے ۱۱۰ کہتے ہیں کہ میں رجعت، مال و نوکرم، حضور اکرم ﷺ اپنے گھر لے گئے اور اپنے ساتھ کھانا کھلایا، لیکن وہی تکبیر ہم وہاں نہ ہے اور حضور ﷺ ہمارے گھر تو تشریف لاکر ہمارے گھر والوں کو ہم اور حضور ﷺ کی داشت کر کے کا حصار دے کرے۔ (۵۲)

بچوں کے لیے برکت کی دعا
 حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تمہاری دعا تمام لوگوں کے لئے ہے اور آپ سب سے زیادہ اپنے گمراہوں
 پر رحم کرنے والے تھے۔ (۵۳)

میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے۔ یہاں پر اس کے گھر والوں کی طرف سے جو کچھ ہوا ہے اس کے لیے لاوا جا رہا ہے۔ آپ اللہ اس بچے کے دل میں امن دیتے، مگر یہ بچہ تو خیر کیسی بچہ کے دل میں دکھ رہے ہیں۔ بچہ کی دوا فرماتے اور اس کا اچھا علاج فرماتے۔ (۵۳)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میرا چھوٹا بھائی یحییٰ (ع) فوت ہوا تو میں نے اپنے گھر میں حاضر ہوا۔ آپ نے اسے
 فرمایا کہ تم سب سچائی کو کہیں۔ لایا پھر مدتِ شریف کی خاص کھجور نکھائی ہو اسی ہے تمہارے گھر میں چھان کر ہم لایا۔ جب وہ لوگ بزم ہو گئی
 تو اسے میرے گھر سے نکالے۔ بھائی کے من میں رکھ دیا۔ دوسرے سے کھجور چاہے لگا آپ نے فرمایا: وہ کونسا ہے جسے تم نے لایا ہے۔
 اُٹھا کر ہم کو دے دینے کے لیے۔ پھر اسے لایا۔ کھجور نکھائی ہو اسی ہے تمہارے گھر میں چھان کر ہم لایا۔ (۵۵)

حکام فرماتے ہیں کہ بڑے کچھ اور یا شہد یا کسی مضمین چیز سے تھکنی ویا مسخ ہے اور یہ بھی مسخ ہے کہ تھکنی دینے والا کچھ وصول ہو جائے اور وہ یہ جو اس حد تک پاک ہے یہ بھی معلوم تھا کہ کچھ شخص ہمارے سامنے کھلی دکان کے لیے بیٹے کھان کے پاس لے جاتا بھی جاتا ہے۔

کوثر چاہے ہے کہ کر کے وہ خود دالے والے مسلمانوں میں سے پہلے دھرتے آئے۔ یہ تو کھر خن اپنے غنہ کے کھر ایک بنا ہے اور مسلمانوں نے خوب خوش ساقی آپ سے لے کر اپنا گوتہ میں حاضر ہو میں آپ سے لے چکے کا اپنی گوتہ میں لے آیا اور اپنے مبارک حد میں ایک کچھ دیا کہ قریم کی ہمارے بیٹے کے جوتہ سے لگا دی ہمارے لیے برکت کی دوا فرمائی ہم میں سے کھاسلام کے عظیم جلیل مہدائے ہیں (رضی اللہ عنہما) کے نام سے جانتے ہیں۔ (۵۶)

طریقہ: ہر مریض کو رضی اللہ عنہما حضور ﷺ کی دعا سے رُکھ سے لٹکیں گی۔ دعا لے کر میرا درخت ہے۔ وہ ماہِ ربیع الاول کی عمر میں حضور ﷺ کے ساتھ مبارک ہے۔ چھٹے کے لیے ماخروہ۔ ہاتھ کے ساتھ وہ بچے اور بھی تھے۔ وہ بچے آپ کے ہاتھ سے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ آپ ان بچوں کے چہرے کے لیے آگے بڑھنا۔ آگے بڑھنا کہ وہ بڑا ہو جائے۔ اس کا آپ نے دوا دے کر چھوڑ دیا۔ یہ بھی ہے۔

انہی کا مشہور واقعہ ہے کہ ایک بار چند بچوں کے ساتھ نکلا۔ ہے تھے کہ ہاں سے حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو آگے دھک دیا۔ انہی کی عمر ستر ہے۔ بچے بھاگے اور دھک دینے والے بچے کے گریہ لگے۔ انہی میں سے ایک بچہ کہہ رہا تھا کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہما سے یہ چھانچ کر لیا۔ انہی میں سے ایک بچہ کہہ رہا تھا کہ میں نے آپ سے عرض کی۔ میں نے کوئی چیز نہیں لیا تھا کہ بھاگ بھاگ جاتا ہوں۔ یہاں تک کہ ایک بھی نہیں کرنا۔ آپ نے انہی کے لیے دھک دیا۔ چھوڑ دیا۔ آپ کی اس فتح کو انہی اور بچوں کی سے حضرت عمر رضی اللہ عنہما سے عرض ہوئے۔

یہاں کے اہل حق
 نبی کریم ﷺ کے اسی نام کو جہ فرماتے تھے۔ آپ کا فرمانِ عالی شان ہے: **وَابِ يٰ اِهْلَا الْاَقْلَامِ** یعنی کہ اس کا اچھا کام۔ کے اور
 اسے اسی نام سے یاد کیا ہے۔ (۱۷)

جناحیہاں نے ادا پڑے ہوئے پریشانی کے سٹی ہاتھ دیے۔

(64) $\frac{d}{dt} \left(\frac{\partial L}{\partial \dot{x}} \right) = \frac{\partial L}{\partial x}$

1011-5747-4

(۱۰) "کے" کے ساتھ مل کر لکھیں۔

0123456789

اسلامی نامہ کے لئے اس طرح کی سہولتیں پیش کرنا ضروری ہے۔

ہمارے دور کے اہل فکر و عمل کا یہی ہے کہ

(17) 24/02

2324

مجلس شورای اسلامی

نی کر چھوڑ کی خدمت میں اہلی کمانے کی چیز چٹائی کی جاتی تو آپ اس میں سے

انہیں طالب علم کے نام پر والدین کی طرف سے فراہم کیا جاتا تھا۔ اس وقت وہ چھٹی کلاس میں تھے۔

فہم شہر انہوں نے اعلیٰ درجہ کی تعلیم حاصل کی تھی۔

اس حدیث پاک سے یہاں یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضور ﷺ نے تم کو دوسرے مہربان و مہذب و متمدن انسانوں کے حق کا حال دیکھا، جس سے راجح ہوگا،

اسلام کے ارتقاء اور اس میں جو تبدیلیاں آئی ہیں، صرف میں نے دعا کرتا ہوں کہ نماز اور حج میں جو تبدیلیاں آئی ہیں،

ہوتا ہے کہ اگر ایک شخص کو دیکھ کر آپ کو کسی خاص چیز کی یاد آئے

فقیر نے ہر پہلو پر غور کیا تو اسے اس کا جواب دینا مشکل لگا۔ اس نے کہا کہ میں نے اس شخص سے کبھی نہیں مل سکا۔

اس صورتِ ناک میں حضورِ جنتِ جبریں بچوں کے حقوق بھی لڑاتے ہیں۔ یہی مایہ ناز

گویا ہے کہ وہاں کہنے پر وزیر اعلیٰ نے اس کے حقوق کے خلاف کارروائی میں حوصلے سے جاری کشمکش کے صلہ میں آزادی

2000

صحابہ کرامؓ اور صحابہ کرامؓ کی مجلسوں پر فرما دی جاتی تھیں کہ: اے رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہونے والے لوگو! تم میں سے جو شخص اپنے آپ کو اللہ کی خدمت میں حاضر کرنے کے لیے تیار ہو، اسے اللہ کی خدمت میں حاضر کرنے کے لیے تیار ہو۔

حضرت درود رضی اللہ عنہ کی والدہ ایک بار انہیں حضور ﷺ کی خدمت میں لے گئیں اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ میرے بیٹے کو دعا کر لیتے۔ ان کا اس وقت حضرت درود رضی اللہ عنہ پر ہر کم عمر تھا اس لیے ان کی عمر چھ سال سے ان کے سر پر دس شفا کے پتھر اور درود کی دعا دی۔ آپ کی دعا کے باعث حضرت زہرا رضی اللہ عنہ سے جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عمر اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام (رضی اللہ عنہم) جیسے بزرگ صحابہ ملے تو کہنے لگے ہر آدمی بھی برکت میں شریک کر لو کیونکہ ہمیں حضور ﷺ نے برکت کی دعا دی۔ (۱۶۸)

حضورِ عالی کی ایک وجہ حضرت امام علی رضی اللہ عنہ تھے جن کے پہلے ہزاروں سالِ نبوت سے ایک جھوٹی بی بی بھی تھی جس کا نام کرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سب دیکھا تھا۔ آپ بھی نہ بے بہت یاد فرماتے، اکثر خوش طبعی کے طور پر ان کے منہ پر پانی کے چھینٹے دارتے جس سے وہ بڑے خوش ہوجھتے۔ دامنِ حضور علیہ السلام کے کھینٹیں۔ جب دیرِ زمی نہ گئیں تب بھی آگاہی کے درخت بنے۔ انھوں کی حرکت سے ان کے چہرے پر حقیقی کی طرح مٹتی رہی اور جو صاحب کے آئینہ صحت (۶۹)

حضرت محمودی، راجہ انصاری، دینی اور دنیاوی سب کے لئے کہہ رہے تھے کہ اگر کوئی عیب لے سکے۔ تو اس کے لئے کہہ دے کہ ایک کوہاں تھا۔ آپ نے اس سے اپنی راجہ اور خوش ٹھہری کے محمود پر اپنی ایک اگلی محمود دینی سے صورت پر۔ یہ ماری۔ محمود میں فرماتے ہیں کہ اس کی راکت سے انھیں دودھ حاصل ہوا کہ اس شخص کو اور کہنے اور جان فرماتے ہی بڑے کام میں نادر ہوئے۔ (۱۰۰)

[illegible]

حضرت اہم شکر اللہ علیہا فرماتی ہیں کہ انکا مولیٰ بھائی میرے گھر میں آرام فرما رہے اور آپ کو بیوی و اولاد تھا۔ میں آپ کا بیوی بیچ کرنے لگی تو حضرت بھائی نے فرمایا، یہ کیا کردی ہو میں نے عرض کی، ہمارا مولیٰ بھائی انکرا سے اپنے بھائی کو لائیں گے میں اسہ ہے کہ انہیں آپ کی برکت ملے گی۔ حضرت بھائی نے فرمایا تم تعجب نہ کی جاؤ۔ (۷۲)

حضرت ابوالفضلؓ، دینی امور کے سر کے سامنے والے حصہ میں ہاتھ بٹا کر کہا: "ہاں! اتنے زیادہ تھے کہ جب آپؐ کو لے کر زمین تک پہنچے ہاتھ دلوئی، پھر کہا کہ آپؐ ہاں! کس لیے کہتے ہیں کہ آپؐ نے وحی سے کہہ دیا ہے، میں انہیں مرگاہیں کناؤں؟ تاکہ جب میں یہ واقعہ سیرہ پر آؤں انہیں بتا دے کہ آپؐ نے فرمایا ہے۔" (۷۳)

1999

اور بچے جو علاج جاریوں میں جاتا ہے، وہ بچہ اپنی اور مشکل میں گرفتار ہوگا، اپنے اپنے بچے کو لے کر جائے اور سالہ میں حاضر ہوتے تو یہی جا کر مشکل کوئی نہ لگاتے اور بچے کا جواب ہو جاتے۔

آفریج کے موقع پر ایک خاتون بچے کے ساتھ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے اپنے گناہ گشتیوں سے سوا کچھ نہیں یاد کیا ہے۔ آپ نے فرمایا: یہ بچی اس کی کو بیٹا ہو۔ دیکھ اس کے گھر پر چراگ ہو۔ دیکھ کچھ دست ہو گیا۔ (بخاری، ج ۲)

[illegible][illegible]

آپ کے محرمات اپنے آپ کو لے کر پارک و باغیچہ میں حاضر ہوئی اور عرض کیا، اے رسول اللہ ﷺ! طالعِ مرض میں مبتلا ہے، میں بہت

یہ چنانچہ اس لیے آپ دعا کر رہے کہ انشاء سے صحت دیے۔ یہی کہ صوبہ گجرات نے فرمایا تھا اس کے لیے صحت نہیں بلکہ صحت باکمال
 میں اور دعا کر رہے ہیں اس لیے ان کے ہر کام میں صحت اور درخشاں رہنا ہوا شہید ہو جائے۔ آپ کی دعا قبول ہوئی اور وہ بچہ جوان
 ہو کر چھوڑا کہ وہاں صحت ہو کر مٹی بن گیا۔ (۷۷)

صحت اور صحت میں صحت حفراتے ہیں کہ ہم حج کے سفر میں جتنے کام ایک صحت دلہنے کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئی ہر
 دن بار بار صلی اللہ علیہ وسلم کے چپ سے چھو اور اپنے چہرے کا کراکھٹلے کے لیے کہ میں اپنے چہرے میں چہرے کا کراکھٹلے کے لیے کہ میں
 خدا اس میں سے عمل کر سکوں میں اللہ تعالیٰ کا رحمت میں۔ چہرے کا کراکھٹلے کے لیے کہ میں اپنے چہرے میں چہرے کا کراکھٹلے کے لیے کہ میں
 صحت اور صحت میں صحت حفراتے ہیں کہ ہم حج کے سفر میں جتنے کام ایک صحت دلہنے کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئی ہر

حاضر ہوئی۔ آپ دعا کرتے فرمایا کہ میری دعا اور اللہ کے رحمت میں سے ہی۔ چہرے کا کراکھٹلے کے لیے کہ میں اپنے چہرے میں چہرے کا کراکھٹلے کے لیے کہ میں
 صحت اور صحت میں صحت حفراتے ہیں کہ ہم حج کے سفر میں جتنے کام ایک صحت دلہنے کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئی ہر
 فرمایا اس صحت اور صحت حفراتے ہیں کہ ہم حج کے سفر میں جتنے کام ایک صحت دلہنے کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئی ہر
 چپوں کے لیے ہم صحت

چپ انجلی یا غرض صحت حج دیکھنے پر اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جائے۔ وہاں وقت شیطانی اس نکرنا ایک لیتا ہے اور یوں شیطانی اثر سے
 باعث وہ خطر نقصان پہنچتی ہے۔ جب کوئی حج انجلی لے تو یہاں اللہ کہنا چاہیے۔ کلا چپوں کو نکرنا جاتی ہے نکرنا کلا چپوں کو نکرنا جاتی ہے
 ثابت ہے۔ صحت عالم اللہ کے سفر سے چھو اور صحت کے لیے اس میں صحت کی دعا کرتے ہیں۔

نہ کہ یہ صحت کی دعا کرنا میں ایک نکرنا کی دعا کی جس کی رنگت و رد ہو رہی تھی۔ آپ نے اسے دیکھنے میں فرمایا اسے دم کرنا اسے نکر
 لگے گی ہے۔ (۷۸)

صحت اور صحت میں صحت حفراتے ہیں کہ ہم حج کے سفر میں جتنے کام ایک صحت دلہنے کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئی ہر
 میں انجلی دم کرنا کروں اور اللہ تعالیٰ میں انجلی دم کرنا کروں۔ (۷۹)

صحت اور صحت میں صحت حفراتے ہیں کہ ہم حج کے سفر میں جتنے کام ایک صحت دلہنے کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئی ہر
 کرنے کے الفاظ لکھتے ہیں۔ اس میں کوئی الفاظ لکھتے ہیں جس میں نہ کیا الفاظ لکھتے ہیں۔ (۸۰)

صحت اور صحت میں صحت حفراتے ہیں کہ ہم حج کے سفر میں جتنے کام ایک صحت دلہنے کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئی ہر
 آقا صلی اللہ علیہ وسلم صحت اور صحت حفراتے ہیں کہ ہم حج کے سفر میں جتنے کام ایک صحت دلہنے کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئی ہر

صحت اور صحت میں صحت حفراتے ہیں کہ ہم حج کے سفر میں جتنے کام ایک صحت دلہنے کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئی ہر
 صحت اور صحت میں صحت حفراتے ہیں کہ ہم حج کے سفر میں جتنے کام ایک صحت دلہنے کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئی ہر
 صحت اور صحت میں صحت حفراتے ہیں کہ ہم حج کے سفر میں جتنے کام ایک صحت دلہنے کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئی ہر

صحت اور صحت میں صحت حفراتے ہیں کہ ہم حج کے سفر میں جتنے کام ایک صحت دلہنے کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئی ہر
 صحت اور صحت میں صحت حفراتے ہیں کہ ہم حج کے سفر میں جتنے کام ایک صحت دلہنے کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئی ہر
 صحت اور صحت میں صحت حفراتے ہیں کہ ہم حج کے سفر میں جتنے کام ایک صحت دلہنے کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئی ہر

صحت اور صحت میں صحت حفراتے ہیں کہ ہم حج کے سفر میں جتنے کام ایک صحت دلہنے کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئی ہر
 صحت اور صحت میں صحت حفراتے ہیں کہ ہم حج کے سفر میں جتنے کام ایک صحت دلہنے کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئی ہر
 صحت اور صحت میں صحت حفراتے ہیں کہ ہم حج کے سفر میں جتنے کام ایک صحت دلہنے کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئی ہر

صحت اور صحت میں صحت حفراتے ہیں کہ ہم حج کے سفر میں جتنے کام ایک صحت دلہنے کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئی ہر
 صحت اور صحت میں صحت حفراتے ہیں کہ ہم حج کے سفر میں جتنے کام ایک صحت دلہنے کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئی ہر
 صحت اور صحت میں صحت حفراتے ہیں کہ ہم حج کے سفر میں جتنے کام ایک صحت دلہنے کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئی ہر

صحت اور صحت میں صحت حفراتے ہیں کہ ہم حج کے سفر میں جتنے کام ایک صحت دلہنے کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئی ہر
 صحت اور صحت میں صحت حفراتے ہیں کہ ہم حج کے سفر میں جتنے کام ایک صحت دلہنے کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئی ہر
 صحت اور صحت میں صحت حفراتے ہیں کہ ہم حج کے سفر میں جتنے کام ایک صحت دلہنے کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئی ہر

صحت اور صحت میں صحت حفراتے ہیں کہ ہم حج کے سفر میں جتنے کام ایک صحت دلہنے کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئی ہر
 صحت اور صحت میں صحت حفراتے ہیں کہ ہم حج کے سفر میں جتنے کام ایک صحت دلہنے کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئی ہر
 صحت اور صحت میں صحت حفراتے ہیں کہ ہم حج کے سفر میں جتنے کام ایک صحت دلہنے کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئی ہر

”امریکی صدر نے یہ کہہ کر ایک بڑے غصے کا شکار ہو گیا۔ آپ ہمیں کام نہ دیتے ہیں مگر ہم بھی نہیں چھوڑتے۔ آپ ہمارے لئے ایک نیا راستہ تلاش کریں۔“

حلقہ تہ خلد ہی مسیحی ائمہ حوالہ کی ایک پواری ہی بنی، اُم خلد، جس وقت منہا سے حضور اللہ بہت چار کرتے تھے۔ ایک پارکسی نے بارگاہِ رسالت میں ایک غلام سے یہاں دو چار اچھے میں چلی کیا آپ نے حاضرین سے فرمایا: "مستکار چار و رکتے خلد کیوں؟"۔ اس کا سوال ہے کہ مطلب یہ تھا کیا آپ اپنی مرضی سے لئے چار ہیں خلد فرمائیں۔ آپ نے فرمایا: اُم خلد کو یاد کرنا کہ جب وہ خدمت میں حاضر ہو گئیں تو آقا صلی اللہ علیہ وسلم چار اور انھیں چھ میں اور دو بار فرمایا: "اسے دکان کر پائی کرنا"۔ اس وقت کا مطلب یہ ہے کہ خلد خلدی شہابی عمر زیادہ کرے۔ پھر آپ نے فرمایا: "چہ اچھے خلد؟"۔ چار خلد ہارک، کہہ کر فرمایا، یہ نکھو اچھے غلاموں سے پہلے ہیں۔ پس کہ وہ بہت غریب ہو گئے۔ (۸۹)

ایک بار وہ صبح پرانے خاندان میں اٹھ کھڑے تھے والد کے ساتھ بارگاہی میں حاضر ہوئیں تو رونا کرنا چاہتے ہوئے تھیں۔ حضور ﷺ نے انہیں کچھ کر سکرانے کو کہنے لگا "سو سو" (یعنی بہت غم نہ کرو، بہت غم نہ کرو)۔ اسی دن وہاں میں سن کر کہتے ہیں، "مجھے کلام خاندانی یاد آئی"۔ جہاں میں ہوتی تھی اس لیے آپ نے اسی ماہیت سے سن کر اسی کلمہ میں سن کر کہہ "آم خاندان میں اٹھ کھڑے تھے چاہا کہ میں کہہ دیتا تو خوش ہو گئی۔ بار بار وہ سو سو کہتے تھے انہیں تو ان کے والد نے انہیں بڑا کر دیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اے اللہ (۶۰)

ایک مرتبہ بارگاہِ نبوی میں حاکم سے انگریز آئے۔ اس وقت حضرت بشیرِ دہلی اہلِ حرم کے چہرے بیٹے نورمان دہلی اہلِ حرم بھی خدمتِ قدس میں حاضر تھے۔ آج وہ اہلِ حرم کے انہوں کے دعوے کے مطابق یہی وہ شخص تھا جس کا یہ اور فرمایا ایک تہا ہے اور ایک تہا ہے والدہ کا۔ حضرت نورمان دہلی اہلِ حرم سے ملتے ہیں پھر انوش بھی کہا گیا۔ مزاح کے ثلوث سے والدہ سے ان کا انکرت کیا۔

چند دن بعد جب یہ لڑکا تنہی میں جا ضرے تو حضورؐ نے درخت کے نیچے اٹھ کر کہا تم نے وہ انگور کھائی، والدہ کو دے، یہ ہے؟
 عرض کی ہاں رسول اللہؐ اٹھ اٹھیں وہ۔ آپ نے فرمایا وہ انگور کہاں گئے؟ انہیں نے عرض کی وہ میں نے کھا لیے۔ آقا کریمؐ ان سے
 راضی نہ ہوئے بلکہ آپ نے منکراتے ہوئے فرمایا کہ اس بکڑے، بے پرواہ، بے کج میں نے پیدا کیا ہے سو کے باز۔ (۹۱)
 بچوں کو ساری ہی باتوں سے بچانا

دوسری کہ ہم سب سترے، ایسی طرح کہ سترے تو دوسرے لوگوں کے ساتھ بنے بھی آپ کے استقبال کے لیے نطقہ لودھ کر چلے آپ کے پاس پہنچنے کی کوشش کرتے۔ جو سترے آپ نے اس نطقہ کا تہ آپ ہی میں سے کسی کو سونپی رہا ہے اُس کے خواہنے اور کسی کو چھپے۔ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ آگاہ دو چہاں والا کسی سترے والا کو بلا کر اپنے قریب آکر پہنچا تو استقبال کرنے والوں میں میں بھی تھا۔ آپ اللہ نے مجھے اپنے آگے سارے لوگوں کو بلا کر حضرت جعفر رضی اللہ عنہما کے صاحبزادے نے آپ کے آنے کو بھیج دیا اور چلے خواہاں اس طرح ہم تینوں ایک دوسری پہنچ کر شریف میں داخل ہوئے۔ (۹۶)

[illegible]

جہاں آپ اللہ سے محبت
 فرما چکے ہیں وہاں کہتا ہے اللہ بھی اس سے بہتر کرتے ہیں۔ دوست عالم اللہ آپ کی سہولت کو پہنچنے کو آپ کے حیر و مبارک پر بہت اصرار
 رکھنے کے اور تاکید فرماتا ہے۔ آپ بچوں کو سلام کرے جس کی بہت مہلت رکھتے۔ سو بھی محبت کے حکم رکھا، کیا ایک ایسا طریقہ ہے جس سے وہ
 حریف بچہ مروتی ہے۔ انکی ایسا سوجن کیا آپ اللہ بچوں کو عقائد میں گمراہ کر کے غور و نگاہ درجہ جاتے اور بچوں سے لڑانے۔ اب سب دور کیا اور
 بچوں کو پیسا نہیں ملتا ہے۔ بچے پرانی بات سے تھک رہا کرتا ہے اور آج کل کے لڑکے نہ پاتے اور کوئی آپ کے مبارک ہیلے پر گرنا تو کوئی
 آپ کے جوتے مبارک پر۔ آپ اللہ بچوں کو پیسہ دے مارک سے لگا کر بچا کرتے۔

بہب حضور ﷺ نے کہنے میں مدعو ہو چکا تو غور سے سب لوگ آپ کے استقبال کے لیے کھڑے ہو گئے۔ اور میں اس بار بڑے دل کی گواہی کی جانوں پر چڑھ گئے تاکہ اپنے دل میں جو کچھ میں نے پہلے اس بار (۱۹۸۱ء) کے سفر کے بارے میں تھا۔ (۹۶)

حضرت اہل رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ اگر کوئی عورت منبر پر کھڑی ہو جائے تو سب لوگ بہت خوش تھے اور ای ٹوٹی میں جتنی سچا اپنے بھائیوں سے کہتے تھے جتنی چیزوں سے کہنا چاہتے تھے۔ (۹۷)

ہمیں آپ سوا کے گھر میں پہنچے تو جیسی چڑیوں، فہرہا کر غرق سے چاک نے تھیں، ہم دوا دہار کی لڑکیوں میں بار دھرت محمد ﷺ بہت اچھے ہمسائے ہیں۔ حضور ﷺ ہاں دے کے نور فرمایا، کیا تم مجھ سے محبت رکھتی ہو؟ انہوں نے کہا: "ہاں یا رسول اللہ ﷺ" آکا کریم ﷺ نے فرمایا: "میں بھی تم سے محبت کرتا ہوں۔" (۹۸)

عربی مصطفیٰ ﷺ کا بیٹا

1000

آقا رسولی ﷺ کی عظمت و نزول، نور و کائنات جلالت کے باعث صحابہ کرام آپ کا فخر بھر کر کیجئے۔ بات یہ بھی وجہ ہے کہ حضور اکرم ﷺ کا طریقہ مبارک دینی صحابہ کرام بیان فرماتے ہیں اور اسی واقعہ سے بچنے والے اعلانِ نبوت سے عقلی حضور ﷺ کے دیرِ تربیت تھے جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ جو معلوم ہے کہ حضور ﷺ آپ سے انکی صحبت فرماتے کہ اپنے نبی کو کہتے تھے ابراہیم علیہ السلام کہ تم میرے بھائی ہو۔ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ”میں اپنے بھائی کو کہیم ﷺ کے اوصاف کے ذریعہ بہت جلد انھیں پہچان لیا۔ میں نے اپنے پاسوں پر خط لکھ کر انھیں اپنے بھائی کا نام لکھ کر حضور ﷺ کے طریقہ مبارک کے متعلق پوچھا کہ میری خواہش ہے کہ وہ آپ ﷺ کے اوصاف بیان فرمائیں تاکہ میں ان کے وہاں کو اپنے دل اور باطن میں گھولوا کر لوں۔“ (۱۹)

ایسی طرح حضرت امام حسینؑ رضی اللہ عنہ نے اپنے والد حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حضور اللہ کے سموات سے حلقہ دریافت کیا تھا۔ آگے وہ جہاں اللہ کی صورت میں تہ کا سنہ جمال دیکھنے کے لیے تھیں یہ کتاب ”جمال مصطفیٰ“ کا مطالعہ فرمائیں۔ جلیل القدر صحابی حضرت علامہ ابن اسیر رضی اللہ عنہما کے تم غرض سے حضرت ابو حنیفہ و رضی اللہ عنہما ایک دن بزرگ صحابہ حضرت ربیع بن جابر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: مجھے آقا و صوفی علیہ السلام کے حسن و جمال کے بارے میں بتائیں۔ انہوں نے فرمایا: اے بیٹے اگر تو جہاں نکالتا ہے گا وہاں اگر کچھ محسوس کرتا گا تو حسن و طویح سودا ہے۔ (۱۰۰)

در حقیقت اسے دوا مل گئی تھی، وہ ہندوستان میں کسی کی طبیعت، رسالت کے یہ انوں کو اپنے آقا و مبعوثی جاننے کے فضائل و کمالات کا ذکر کرتا اور دستانہ پاندت لکھا۔

حضرت پارسہ صاحبہ رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں: جب میں گیارہ ماہ کا تھیں، ہارس نے آقا کریم اللہ کے پیچھے نماز پڑھی، پھر آپ کے ساتھ ساتھ چلے گئے، اسے میں نے دیکھا، آپ اللہ نے سب باتوں کو یاد کیا اور وہاں جاتا ہے کہ سرورِ ہر پیر، پیرِ ہر پیر سے رحمت کبھی نہ۔ اس وقت مجھے آپ کے ساتھ رحمت سے اس کی خبر ہوئی، تو شوہر کا جھوٹا قول میری طبیعت پر چھوٹا ہوا ہے۔ (صفحہ ۱۰۱)

نصیر اکرم ذوالجسم اللہ کے خاتم حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے پہلی تو خوشنویس کو سمجھیں ہیں، لیکن میں نے کوئی خوشنویس آپ کے جسم اللہ کی خوشنویس سے دیکھی نہیں تھی۔ اگر کسی شخص کے سر پر آپ جھوٹا مبارک نام لکھ دیتے تو اس کے ہاتھوں میں اس کی خوشنویس نہیں جاتی کہ لوگ اس خوشنویس کے چہرے میں لپکتے ہیں اس شخص کے سر پر آقا کریم اللہ نے ہاتھ مبارک لکھو ہے۔ (صفحہ ۱۰۲)

آخری بجے کے خطبہ کے وقت کم عمر مہمانی حضرت رابع رضی اللہ عنہ نے والدہ ماجدہ عیسا کا کوٹھن کے درمیان سے گزرتے ہوئے ۱۹۸۸ء تک بچنے والے اور پلائی ہوئے حضور ﷺ کے پاؤں مبارک پر رکھ کر دیا ہے۔ فرمایا رابع اچھو ہوا، حضور رابع رضی اللہ عنہ کہتے تھے: ۱۹۸۸ء کے پاؤں مبارک کی خوشبو خوشبو کہ تھی جو مجھے اب تک گھسوں ہوتی ہے۔ (۱۰۳)

حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کو کچر مصلوب و جمال صوبہ گھبراؤ کی تعریف میں لکھتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ سے ملنا خواہاں تھا مگر میں نے ان سے ملنا نہیں سہا (۱۳۳۰ء)

سب سے کم عمری کا نام

plaza

یہ بات آپ کے لیے حقیقت خیرانی کا باعث ہوگی کہ کوئی بچہ صرف چھ سال کی عمر میں امام کاواورہ کوں کو بخاری و حاکم دارماوندی کے احکام سے مراد ہی طلبہ فضیلتہ ہوئے۔

اور فرماتے ہیں کہ: ہمارا کام دوسروں کے کاموں سے انکی جگہ تھا جہاں سے تمام کام نکلے جاتے تھے۔ جسپ کئی لوگ جہے منور، جہاں نور میں
ان لوگوں سے ہی ان کے حلقہ کے حلقہ بن گئے۔ علم، علوم، ان کے کام اور ان سے ہی ان کے قوانین کی سوجھ بوجھ اور ان کے کام اور ان کے

اس واقعہ تک ادارہ عقیدہ مسلمان نہیں رہا تھا۔ جب کہ عمرہ حج اور تہجد اور عقیدہ ہی مسلمان ہو گیا۔ حضرت رسول نے تاکہ طریقہ کی تہذیب کی

پہلے ہی ضروری ہے، انہوں نے کہا، اگر سے جس کو قرآن یاد نہ تھا اور۔

یہ کہ کسی اور کو قرآن کی سورتیں یاد نہیں تھیں، ہر لمحے سب سے زیادہ قرآن یاد رکھنا اس لیے مجھے لازم ملو گیا۔ اس وقت میری عمر صرف چھ سال تھی۔ میرے پاس محتاسب کچا۔ بھی نکلی تھیں اس لیے لوگوں نے کیا آخری کریم سے لیے کرنا چاہا۔ اس کرتے کے سلسلے سے لکھا جاتی زیادہ دقت ہوئی جو کچھ میں نے سوئی تھی۔ (۱۰۶)

عظیم بچوں سے محبت

میرا دور عالم دہا قیصوں اور بیوقوفوں کی دیکھ بھری لگتا تھا۔ آپ نے مکمل ہفت روزہ صبحی حضرت امجد بن ابی ایوب رضی اللہ عنہ کے انتقال کے بعد ان کی کچھوں کی نہایت شفقت و محبت سے پرورش فرمایا۔ آپ نے ان بچوں کو سونے کی خواہش سے باہر کیا۔ یہاں پر یہاں میں تھی صوفی کے ہوتے تھے۔ (۱۰۷)

غزوہ احد میں رسول کریم ﷺ کے چارے بچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور ان کی مسلمان عہدہ ہو گئے تھے۔ ان عہدہ میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو بھی شامل تھے۔ ان کا لڑکھائیاں کا نام بھڑا رضی اللہ عنہ تھا۔ مدینہ ضروری کی ایک گلی میں اپنے والد کی جدائی میں سخت اس کو اچھا نہیں کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے کہ اپنے میں پاس سے رسول کریم ﷺ کا کفر بعد آپ کی چھو کر میں پر پڑی تو اس سے شفقت و محبت سے روکنا نہ فرمایا تھا۔ اسے آنسو کیوں بہہ رہے ہیں؟ اس نے عرض کی ہے: آقا میری والدہ بھی دیکھا میں نہیں ہیں اور یہ۔ والدہ بھی اس جنگ میں شہید ہو گئے، میرا آپ دعا چاہیں کوئی سہارا نہیں۔

یہ ان کو قیصوں کے حالی اور بے ساراں کے غم کا دورہ تھا۔ اگر تم آقا صوفی ﷺ نے اسے اپنے مہارک پہننے سے لایا اور اس کے سر پر دست مبارک رکھا پھر سے اسے فرمایا: ”میرے بچے! کیا تم میں یہ بات یاد نہیں کہ شہداء مہارک ہو چکے اور عاقلہ رضی اللہ عنہ تھا تھا رہی ہیں۔“

اسے جانے۔ یعنی ہم سب ان میں آپ کا چارہ دین کے اور محبت و شفقت سے تمہاری پرورش کریں گے۔ یہ ان کو اس کا خواہش اور ہر کے دل کو نکھیں ہر آرا کیا۔ (۱۰۸)

آپ نے مسلمانوں کو بھی تعلیم دی کہ یہ ان اور قیصوں کا عالم بنال رکھا کریں۔ آپ کا کرنا گرامی ہے: ”میں اور عظیم کی کائنات کرتے والا جنت میں اس طرح ساتھ ہوں گے جیسے وہ لکھنیاں ایک دوسرے کے ساتھ ہوتی ہیں۔“ (۱۰۹)

ایک شخص نے دار کا بوی میں عرض کی حیدر اہل سخت ہے۔ آپ نے فرمایا: ”عظیم کے سر پر ہاتھ پھیرا کرو اور تمہیں کو کھانا کھلایا کرو۔“ (۱۱۰)

آپ کے چارے صحابہ کرام بھی شفقت و محبت سے عظیم بچوں کی پرورش کیا کرتے تھے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک عظیم بچی جیلہ رضی اللہ عنہا کی پرورش اپنے زور لی جس کے والد حضرت۔ حضرت ریحہ انصاری رضی اللہ عنہا اور غزوہ احد میں بڑی بہادری سے لڑتے ہوئے شہید ہو گئے تھے۔

ایک دن میرے پاس علی اکبر رضی اللہ عنہ منے لیے ہوئے تھے اور انکی ہیلے کا تیلہ پر لٹا کر شہادت و محبت سے بار بار چم رہے تھے کہ ایک بھائی

ٹھٹھا گئے انہوں نے جہاں میں اور پر چھوڑی ہوئی ہے؟ آپ نے فرمایا: ”اس بھائی کی بیٹی ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے بہت بلند مقام عطا فرمایا۔ اور اس نے اپنی بہن کا کھانا کھلی کھانا پر قربان کر لی۔“ (۱۱۱)

ظہور ان کی نگاہوں سے محبت

دعائے عالم سے پہلے جہالت اور ظلم کا دورہ تھا۔ ہزاروں میں جانوروں کی طرح انسانوں کی بھی شرعی حرمت تھی۔ ظالم لوگ

عورتیں اور بچے اغیار کے چٹا، یہ سوراخ، وہاں ہر کسی کے غلام رہتے تھے۔ اسی طرح مصر کے بچے رضی اللہ عنہ بھی آٹھ سال کی عمر میں ان سے

غوا کر کے انڈی میں لائے گئے جہاں سے ایک شرابی نے ان کی شرعی گرائی ہوئی حضرت خدیجہ کے لیے خود سے میں بطور امانت دینی کر دیا۔

لی کریم ﷺ، حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اس کے علاوہ رضی اللہ عنہ سے شفقت و محبت کا یہ سارا کیا اور اپنے بچوں کی طرح ان کی پرورش کی۔ یہاں تک کہ حضرت نے آپ کو غلام کرنا ایک فراموشی کر لی۔

ایک سال میں سے کہ لوگ بچے کے لیے آئے تھے ان کی ملاقات حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہ سے ہو گئی۔ انہوں نے بچوں کو اپنے غلام کے طور پر

چاہا۔ یہ جو ہم کو کیا تھا، سب پر غرور کوئی ذمہ دار نہ تھا۔ یعنی کے غلام کو کھانا کیا اور چارہ بوی میں حاضر ہو کر عرض کی: ”اے صاحب آپ کے

باس غلام ہے، آپ اس کی ہر چاہی قیمت سے لیں اور اسے آزاد کر۔“ آپ نے اسے فرمایا: ”اسی میں اس کی کوئی قیمت نہیں ملے گا۔ میں اسے

میں ان کا خاص خیال رکھتے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے دو بھائیوں میں حبس موافق کرام سے، اعلیٰ مقرر کے تو اپنے بچے عبداللہ رضی اللہ عنہ کو رکھ لیا اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کو رکھ لیا اور باقی کو مقرر کیا۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی، "اے جہاں اسی تمام جنگوں میں اسامہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہا ہوں اور آپ بھی کسی بڑی جہاد اسامہ رضی اللہ عنہ کے والد سے چھپے نہیں رہے، یہ میرا اعلیٰ اسامہ سے کم کیوں ہے؟"

ابوہریرہؓ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا، "یہ قسم لیتا ہوں کہ میں نے اسامہ رضی اللہ عنہ سے اس لیے کم ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے کلمہ یاد کرنا اسامہ کے والد کو اسامہ سے یاد ہو گیا۔" اس میں نے اس کا رسول اللہ کی محبت والی محبت پر بیچ لیا ہے۔ (بخاری)

حضرت اللہ کی اپنے خادم سے محبت

آج کے دور جہاں اللہ کے خاص ناموں میں بھی مبالغہ کرنا ہوا ہے، خاص کر کہتے ہیں۔

حضرت بل رضی اللہ عنہ، بانہ و خوی کے خواہی بھی ہیں اور عاشق ساداتی بھی۔ رواج میں ہے کہ اللہ تعالیٰ دی گئیں مگر حق کہ اس سے چھڑا۔ وہ اپنے سے آزاد ہوئے مسعود اللہ کی خدمت میں ہے۔ اللہ سے خود اسلاف کا فرض لینا اور دعا کرنا، یہ دونوں کے کھانے پینے کا کام ہے۔ (بخاری)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اپنے آپ حضور ﷺ کے دربار میں حاضر ہوئے۔ میں حضور ﷺ کی سواک میں حضور ﷺ کے تمام آپ سے میرا دل آپ آقا ﷺ کی ہر جگہ و ہر درجہ سے قرآن آپ آقا کریم ﷺ کی عقلیں پاک و اللہ کر اپنی عقل میں، دیکھ لیتے اور وہ حضور ﷺ کی محبت سے ملنا چاہتے تو وہ عقلیں پاک چھڑا کرے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے آپ کے عقلی ہونے کی گواہی دی۔ صحابہ کرام کہتے ہیں کہ آپ میرے میں حضور ﷺ کے سب سے زیادہ ملتا ہے۔ (بخاری)

حضرت اللہ نے فرمایا قرآن مجید کا علم ہا صحابہ سے لکھو۔ پھر آپ نے سب سے پہلے میرا ہی مسودہ رضی اللہ عنہ کا لیا۔ (بخاری) آپ فقہا صحابہؓ نے انہیں حکم کر کے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ انہیں اسامہؓ کو خیر رضی اللہ عنہ کی آیت کی روایت کر دیا تھا۔ یہ بے عقل ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کو بھی بانہ و خوی کے خاص نام تھے۔ حضور ﷺ نے انہوں کو کلمہ پڑھانے سے کام کرنا اور آقا کریم ﷺ کے حکم سے لوگوں کے پاس جانا آپ ہی کی ذمہ داری تھی۔ چنانچہ آپ گین ہی سے حضور ﷺ کی خدمت کرتے رہے اس لیے ہم ان کا ذکر تفصیل سے کریں گے۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا اپنے بچے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے لے کر بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی، "یا رسول اللہ ﷺ! یہ بچہ میرا ہے میں اسے آپ کی خدمت کے لیے لاتی ہوں، آپ اسے قبول فرمائیں۔"

حضرت اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے سر پر دست شریف رکھا اور یہ کثرت و مافرائی اس وقت ان کی عمر نو یا دس سال تھی۔ آپ میں کا کلمہ پڑھنا انہی میں حاضر ہے، یہ جو خدمت آقا کریم ﷺ فرماتے وہ انہی پر ہے۔

نبی کریم ﷺ کی محبت و مسودہ میں سواک کی حضرت انس رضی اللہ عنہ میں گواہی دیتے ہیں کہ میں نے اس سال آقا رسولی ﷺ کی خدمت میں گذارے مگر حق میں آپ کو پناہ دانی ہوئے اور ان کی بھائی ان کا کہ جو بھی بفرمایا کہ وہ کام کرنے کی کہلا کیوں نہ کیا، اگر بھی میرا جو سے انھیں بھی سواک تو آپ نے لے لے کر اللہ نہیں کہا۔ (بخاری)

آپ ﷺ ایک شربت کا درخت تھے جس کا ایک حصہ آقا کریم ﷺ نے لکھا، ایک حصہ سے انھیں لکھا۔ میرے دل میں دیکھا کہ میں آپ کے حکم کی تعمیل کروں گا مگر میں سے (شراب کے طور پر) کہہ دیا کہ میں نہیں چاہوں گا۔ میری بہرہ کا وہ بچہ کا کھیل کھیل کر رہ گیا۔

اسنے میں ہی کریم ﷺ وہاں تک پہنچے کہ ان سے عرض کیا، "وہ بچہ میرے دل کا بچہ ہے۔" وہ بچہ میں نے آپ کی طرف دیکھا تو آپ کو پلٹا ہوا پایا آپ اللہ جو حضور ﷺ سے عرض کیا، لکھا آپ نے شربت ہوئے۔ یہ لایا انہی کیوں نہ لکھے جہاں میں نے سمجھا تھا کہ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! میں خود چاہوں گا۔ یہ میں چاہا کیا۔ (بخاری)

آقا رسولی ﷺ بھی خوش طبعی کے طور پر حضرت انس رضی اللہ عنہ سے فرماتے، "اے میرے بچوں! اے میرے بچوں! حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس سے لے کر ان کے پاس آتا ہوں کہ انہیں اس کا کلمہ پڑھانے سے کام کرنا اور آقا کریم ﷺ کے حکم سے لوگوں کے پاس جانا آپ ہی کی ذمہ داری تھی۔ چنانچہ آپ گین ہی سے حضور ﷺ کی خدمت کرتے رہے اس لیے ہم ان کا ذکر تفصیل سے کریں گے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا، "یا رسول اللہ ﷺ! میں خود چاہوں گا۔ یہ میں چاہا کیا۔ (بخاری) آپ اللہ جو حضور ﷺ سے عرض کیا، لکھا آپ نے شربت ہوئے۔ یہ لایا انہی کیوں نہ لکھے جہاں میں نے سمجھا تھا کہ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! میں خود چاہوں گا۔ یہ میں چاہا کیا۔ (بخاری)

آقا رسولی ﷺ بھی خوش طبعی کے طور پر حضرت انس رضی اللہ عنہ سے فرماتے، "اے میرے بچوں! اے میرے بچوں! حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس سے لے کر ان کے پاس آتا ہوں کہ انہیں اس کا کلمہ پڑھانے سے کام کرنا اور آقا کریم ﷺ کے حکم سے لوگوں کے پاس جانا آپ ہی کی ذمہ داری تھی۔ چنانچہ آپ گین ہی سے حضور ﷺ کی خدمت کرتے رہے اس لیے ہم ان کا ذکر تفصیل سے کریں گے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا، "یا رسول اللہ ﷺ! میں خود چاہوں گا۔ یہ میں چاہا کیا۔ (بخاری) آپ اللہ جو حضور ﷺ سے عرض کیا، لکھا آپ نے شربت ہوئے۔ یہ لایا انہی کیوں نہ لکھے جہاں میں نے سمجھا تھا کہ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! میں خود چاہوں گا۔ یہ میں چاہا کیا۔ (بخاری)

میں نے یہ ہے۔ (بخاری)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کو کاتبہ نبوی ﷺ سے اس قدر رفاہ و محبت تھی کہ آپ صبر کا اثر ہی سمجھ میں جب حضور ﷺ کو کرنا مانتے تو آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے اور وہ رونا مچ جاتی۔ ایک مرتبہ جب حضور ﷺ کو کرکٹ سے سونے کی آنکھوں سے آنسو بیٹے لگے تو فرمایا: "میں نے جب آپ ﷺ کی روانہ نصیب ہوئی تو عرض کروں گا: "میرے آپ کا مولیٰ تمام اس میں حاضر ہے۔"

ایک بار آپ ﷺ نے ان کے لیے ماحول مال، ایک اقداس مال و سیدہ ماں کی مرض میں برکت عطا فرمائی۔ اس واقعہ پر کہتے ہیں کہ آپ نے جو بار بار ہو گئے، کبھی بار بار ہوئی کہ آپ نے طویل مہر پائی۔ صحابہ کرام اپنے آقا و مولیٰ ﷺ کے تمام حالت کو اپنے لیے باعث برکت و رحمت سمجھتے تھے۔ جب حضرت انس رضی اللہ عنہ کو کے انتقال کا حکم آیا تو یہ میرے فرمائی: "جب مجھے ان کے آنسو لگو تو مجھے ساتھ میرے آقا کرم ﷺ کے ہاں بہاؤ بھی دلائی کہ چنانچہ ان کے قبہ میں بھی ان کی برکت نصیب ہوئی۔" (۳۳)

بچوں کی تعلیم و تربیت

بچے کی تعلیم میں آپ و چاہے بچے ہیں کہ نبی کرم ﷺ نے اپنے تمام حضرت و یہ رضی اللہ عنہ اور آپ تمام حضرت انس رضی اللہ عنہ کی تربیت فرمائی کہ حضرت زید رضی اللہ عنہ سے آرا و سونے کر اپنے والد کے ساتھ جاتے تھے اور گروا ہر حضرت انس رضی اللہ عنہ سے تربیت ملے کہ کاتبہ نبوی ﷺ نے بچے کو بھی (ایک بار بار) برکت سے ملے انہیں پائیں سکھائیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ ایک بار آپ کرم ﷺ نے حضرت عمرؓ سے عرض فرمائی کہ بچے ہیں سمجھتے فرمائی: "اے میرے بیٹا! اگر تم سے ہو سکتا تو مجھ کو شام یا صبح کو کھانا دے دل میں کسی کی طرف سے کچھ نہ دے۔ اسے میرے بیٹے ابو ہریرہؓ سے منہ سے ہو جس نے میری منہ سے برکت کی اس نے مجھ سے برکت کی اور میں نے مجھ سے برکت کی و میرے ساتھ جنت میں آؤ گا۔" (۳۵)

جب کوئی بچہ لدا نام کرتا تو آپ کرم ﷺ اسے نہایت شفقت و رحمت سے سمجھاتے اور اس کے حق میں دعا مانگی فرماتے۔ ایک صحابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بچپن میں در شاہد کے ہاتھوں میں پہلا کر ہوا کہ وہ کہہ: "تو میں ہمارا بھائی کہہ کر لکھا تھا۔ ایک دن ابراہیمؑ کے ایک نے مجھے نکال دیا اور حضور ﷺ کی خدمت میں لے گیا۔

آقا و مولیٰ ﷺ نے اس کی نصیحت کی کہ مجھ سے در شاہد فرمایا کہ وہ لوگوں پر حق کیوں دیتے ہیں؟ میں نے عرض کی: "مگر میں نے کھانے کے لیے۔ آپ نے فرمایا: "مگر تم مارا کر مارا کہہ کر بچے کو کہتے ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ وہ کہہ: "آپ نے منہ سے میرے ساتھ بھیج دیا اور میرے حق میں دعا فرمائی: "اے اللہ! اس کا یہید مروت"۔" (۳۶)

ایک صحابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کو کاتبہ نبوی ﷺ سے حضور ﷺ کی خدمت میں بھیجا کرتی تھیں۔ ایک بار حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو چند روز تک خدمت میں حاضر ہو گئے۔ انہیں علم ہوا تو نبوت ماضی ہو نہیں سکا کہ اپنے بچے کو برا بھلا کہنا۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے دعا مانگی اور فرمایا: "ایک کاتبہ نبوی ﷺ نے حاضر ہوئی کہ وہ بچے کو کاتبہ نبوی ﷺ کے پیچھے نماز مغرب پڑھوں گا اور آپ کے لیے حضرت کی دعا کرواؤں گا۔ یہ کہہ کر وہ بار بار دعا مانگی میں حاضر ہوں۔ اور نماز پڑھ کر حضور ﷺ کے پیچھے بیٹھ جاتا۔

آپ ﷺ نے پیچھے ہٹ کر دیکھا تو فرمایا: "کہیں؟ حذیفہ" عرض کی: "جی ہاں! رسول اللہ ﷺ! آقا و مولیٰ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ میری اور میری ماں کی مقدرت کرے۔" (۳۷)

قاضی نور بدیع ہے کہ ہر بات حذیفہ نے مگر میں والدہ سے کی تھی خوب جانتے والے آقا و مولیٰ ﷺ نے ان کے لیے عالم و در ماضی فرمایا۔ اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ نبی کرم ﷺ کو چاہیہ دعا تو ان کا علم کھاتے تھے۔

سرخورد عالم ﷺ انھیں کی تربیت کا خاص سہارا مہم فرماتے تھے۔ آپ بچوں کو سلام کرتے ہیں مکمل کیا کرتے (۳۸) تاکہ انھیں سلام میں مکمل کرنے کی عادت ہو جائے۔ آپ نے بچوں کو بھیج فرمائی کہ وہ میں کو سلام کرنے میں مکمل کیا کریں۔ اس کا جواب بھی فرمایا ہے کہ سلام میں مکمل کرنے والا اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے۔ (۳۹)

آقا و مولیٰ ﷺ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو بچوں کی تعلیم فرمائی: "اے میرے بیٹے! جب قرآن پڑھو تو ماں کے پاس جاؤ کہ وہ انھیں سلام کیا کرے۔ یہ تمہارے لیے بھی رحمت و رحمت کا واسطہ ہے کہ تمہاری گھر والوں کے لیے بھی۔" (۴۰)

نبی کرم ﷺ کو کاتبہ نبوی ﷺ سے دعا فرمائی کہ بچوں سے دعا کی میں بھی سمجھتے نہیں بولنا چاہیے تاکہ وہ بچپن ہی سے سمجھتے ہوئے رہیں۔ کہیں میرا اللہ ہی حاضر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک بار میری ماں نے مجھے کہا: "بیٹا! آؤ! تمہیں ایک چیز دے دوں گی۔ حضور ﷺ نے اس کو دیا۔ آپ نے فرمایا: "اے اللہ! اسے دعا کرو۔" میں نے عرض کی: "اے اللہ! اسے دعا کرو۔" اور فرمایا: "اے اللہ! اسے دعا کرو۔"

Chlorophyll

آپ فرماتے ہیں کہ میں نے اسی طرح ان کو بات دینے میں دلچسپی نہ رکھا تاکہ وہ یہ غلط فہمی نہ پھیلے۔ یہاں تک کہ اگر وہ اسی دور میں عدنیہ غزوہ کی طرف سے گزرا ہوتا تو دلچسپی نہ لیتے اور انہیں نے آتے ہی کاغذوں پر حصار کر دیا ایک صحابی شہید ہوئے جن کو کئی سال بعد تکے۔ (۱۳۶)

ان کی عمریں اسی قدر زیادہ پہلوی کا مظاہرہ و اشتداد ملے گی کہ ان میں خلیفہ عثمان نے مثال قرار دیا ہے۔

پیش کردار

غزوہ اہلِ راحہ کے موقع پر کاکڑ دہست چادری کے ساتھ آئے تھے اور ان کے لشکر نے مدینہ شریف کے قریب پہنچ کر ۱۵۱۵ء - ۱۵۱۶ء تک پہلے اہلِ راحہ حملے کا بہت سہرا تھا۔ جب راحہ پہنچی تو حضورؐ نے سچے سچ ایمان والوں کو لشکر کی حفاظت پر مامور کیا اور چار فرمایا: ”اے راحہ میرے پیچھے چکوں پر گون پر رہو۔“ ۶

المصرب میں ایک نو جوان کڑا صوفیوں کے گھر، دارالعلوم اسلامیہ میں داخلہ لے کر آیا تھا ہمارا اسم کیا ہے؟ وہ دیکھ کر ان سے آپ نے فرمایا اتم جتہ جاو۔ ہر روز دہانت فرمایا۔ آج کی رات سوئے۔ چھپنے کی حکمت کوئی کرے گا؟ اس نے ایک صاحب کڑا۔ دہانت فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام پڑھا تو جواب ملا، سوچ (سوچ کا باب) آپ نے فرمایا جتہ جاو۔ کچھ تیسری بار آواز دہانتی ہوئی کہ آپ نے فرمایا اس کام کے لیے کون چاہتے؟ ایک صاحب کڑا۔ ہونے، میں یہ فریضہ کام بدل گیا۔ آپ نے مجدد دہانت کا تو آواز آئی، اے عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (میں جس کا بیٹا) آپ نے فرمایا اتم جتہ جاو۔

یہ حضور ﷺ سے عزم دیا کہ مجھے آتی آہائیں۔ تمہاری دیر جدا دیکھا کہ ایک فوجاں سامنے پہنچا ہے۔ آپ نے فرمایا: تمہارے دوسرے ساتھی کہاں ہیں؟ اس نے عرض کی: میرے ساتھ ۱۰۰۰۰ انھیں ہارس کی افواہ کا تصور دلا لے اسے لگا دئی اور پھر سے بار مقرر فرمایا۔ یہ کم کر کہاں جاری رہا؟ آقا کر کہہ دلا کے نیچے کے گڑبج رہے۔ (۱۵۰)

فہم کے یہ اور ہیں:

کی لڑائی کا یہ سبب اس کی لڑائی کے بعد یہ منورہ پہنچے تو غریبی کی لڑائی کا ایک نہ چلا کر دے کر دے ہیں۔ مسلمانوں کے ساتھ یہ ہو گئے اگرچہ اس وقت یہ بہت تھکے ہوئے تھے۔ آپ نے اس کی لڑائی صرف دس لوگ ساتھ نہیں لے گئے تھے۔

[illegible]

اسی طرح جنگ احد میں حضرت عائشہؓ نے جان بخشی اور عین شہید ہو گئیں۔ اسی کے بیٹے ابوسفیانؓ نے مدینہ منورہ کی مدد کی اور حضرت کو بھی کم عمر ہوئے کے باعث جہاد میں شرکت کی اور اڑھتھیں ملی گئیں۔ چنگیز خان کی کوئلہ دار بیواؤں نے بھی اس لیے اپنی کے بیٹے اور بھائی شہید شہداء کی قبر میں دفن ہو گئے۔ اسی کی اطلاع لے کر وہیں پہنچے۔ یہ کہہ کر اقامہ گونجی میں جا کر حضور ﷺ سے بچہ واپس لے کر۔

یہ جب حاضر ہوئے تو حضور ﷺ نے انھیں، کچھ کر دیا اور فرمایا: ”جو کچھ تم نے کھانا کھا ہے اسے بارہا پی لیں۔“

پہن کر خلع باقی لگی اور سر پر غریبہ بھڑکے ہوا چھوٹے مسالہ شیشم (مسحوق) میں اتر حیات کا کرکھ بھڑکے خد مسکے میں لڑائی پر چیلنی کا ہر کپے صبر گھرا آ جاتے ہیں۔ جلد ہی گواہ آپ کا گھر آئے تو قتالی نے اس صبر کا آواز سپرد بھی اصرار منکر کیا اور حاکم پر کہ ان کی لڑائی مال و داد کی فراوانی میں بدل نئی اور وہ تو تیرے طبع و فضل کے درمیان جھگڑا رہے ہیں گئے۔ (۱۵۲)

ہاں ہے علیٰ غلطی اور
اس کتاب کا خلاصہ یہی ہے کہ آقا و رسولی علیہ السلام کی محبت انسان کی دنیا و آخرت کی اصل ہے اور محبت کا اہم ترین گناہ ہے کہ محمد ص
کہ ہم اللہ کی خاطر صحت کی جائے۔

(1984), 1987, 1988, 1990, 1991, 1992, 1993, 1994, 1995, 1996, 1997, 1998, 1999, 2000, 2001, 2002, 2003, 2004, 2005, 2006, 2007, 2008, 2009, 2010, 2011, 2012, 2013, 2014, 2015, 2016, 2017, 2018, 2019, 2020, 2021, 2022, 2023, 2024, 2025, 2026, 2027, 2028, 2029, 2030, 2031, 2032, 2033, 2034, 2035, 2036, 2037, 2038, 2039, 2040, 2041, 2042, 2043, 2044, 2045, 2046, 2047, 2048, 2049, 2050, 2051, 2052, 2053, 2054, 2055, 2056, 2057, 2058, 2059, 2060, 2061, 2062, 2063, 2064, 2065, 2066, 2067, 2068, 2069, 2070, 2071, 2072, 2073, 2074, 2075, 2076, 2077, 2078, 2079, 2080, 2081, 2082, 2083, 2084, 2085, 2086, 2087, 2088, 2089, 2090, 2091, 2092, 2093, 2094, 2095, 2096, 2097, 2098, 2099, 2100, 2101, 2102, 2103, 2104, 2105, 2106, 2107, 2108, 2109, 2110, 2111, 2112, 2113, 2114, 2115, 2116, 2117, 2118, 2119, 2120, 2121, 2122, 2123, 2124, 2125, 2126, 2127, 2128, 2129, 2130, 2131, 2132, 2133, 2134, 2135, 2136, 2137, 2138, 2139, 2140, 2141, 2142, 2143, 2144, 2145, 2146, 2147, 2148, 2149, 2150, 2151, 2152, 2153, 2154, 2155, 2156, 2157, 2158, 2159, 2160, 2161, 2162, 2163, 2164, 2165, 2166, 2167, 2168, 2169, 2170, 2171, 2172, 2173, 2174, 2175, 2176, 2177, 2178, 2179, 2180, 2181, 2182, 2183, 2184, 2185, 2186, 2187, 2188, 2189, 2190, 2191, 2192, 2193, 2194, 2195, 2196, 2197, 2198, 2199, 2200, 2201, 2202, 2203, 2204, 2205, 2206, 2207, 2208, 2209, 2210, 2211, 2212, 2213, 2214, 2215, 2216, 2217, 2218, 2219, 2220, 2221, 2222, 2223, 2224, 2225, 2226, 2227, 2228, 2229, 2230, 2231, 2232, 2233, 2234, 2235, 2236, 2237, 2238, 2239, 2240, 2241, 2242, 2243, 2244, 2245, 2246, 2247, 2248, 2249, 2250, 2251, 2252, 2253, 2254, 2255, 2256, 2257, 2258, 2259, 2260, 2261, 2262, 2263, 2264, 2265, 2266, 2267, 2268, 2269, 2270, 2271, 2272, 2273, 2274, 2275, 2276, 2277, 2278, 2279, 2280, 2281, 2282, 2283, 2284, 2285, 2286, 2287, 2288, 2289, 2290, 2291, 2292, 2293, 2294, 2295, 2296, 2297, 2298, 2299, 2300, 2301, 2302, 2303, 2304, 2305, 2306, 2307, 2308, 2309, 2310, 2311, 2312, 2313, 2314, 2315, 2316, 2317, 2318, 2319, 2320, 2321, 2322, 2323, 2324, 2325, 2326, 2327, 2328, 2329, 2330, 2331, 2332, 2333, 2334, 2335, 2336, 2337, 2338, 2339, 2340, 2341, 2342, 2343, 2344, 2345, 2346, 2347, 2348, 2349, 2350, 2351, 2352, 2353, 2354, 2355, 2356, 2357, 2358, 2359, 2360, 2361, 2362, 2363, 2364, 2365, 2366, 2367, 2368, 2369, 2370, 2371, 2372, 2373, 2374, 2375, 2376, 2377, 2378, 2379, 2380, 2381, 2382, 2383, 2384, 2385, 2386, 2387, 2388, 2389, 2390, 2391, 2392, 2393, 2394, 2395, 2396, 2397, 2398, 2399, 2400, 2401, 2402, 2403, 2404, 2405, 2406, 2407, 2408, 2409, 2410, 2411, 2412, 2413, 2414, 2415, 2416, 2417, 2418, 2419, 2420, 2421, 2422, 2423, 2424, 2425, 2426, 2427, 2428, 2429, 2430, 2431, 2432, 2433, 2434, 2435, 2436, 2437, 2438, 2439, 2440, 2441, 2442, 2443, 2444, 2445, 2446, 2447, 2448, 2449, 2450, 2451, 2452, 2453, 2454, 2455, 2456, 2457, 2458, 2459, 2460, 2461, 2462, 2463, 2464, 2465, 2466, 2467, 2468, 2469, 2470, 2471, 2472, 2473, 2474, 2475, 2476, 2477, 2478, 2479, 2480, 2481, 2482, 2483, 2484, 2485, 2486, 2487, 2488, 2489, 2490, 2491, 2492, 2493, 2494, 2495, 2496, 2497, 2498, 2499, 2500, 2501, 2502, 2503, 2504, 2505, 2506, 2507, 2508, 2509, 2510, 2511, 2512, 2513, 2514, 2515, 2516, 2517, 2518, 2519, 2520, 2521, 2522, 2523, 2524, 2525, 2526, 2527, 2528, 2529, 2530, 2531, 2532, 2533, 2534, 2535, 2536, 2537, 2538, 2539, 2540, 2541, 2542, 2543, 2544, 2545, 2546, 2547, 2548, 2549, 2550, 2551, 2552, 2553, 2554, 2555, 2556, 2557, 2558, 2559, 2560, 2561, 2562, 2563, 2564, 2565, 2566, 2567, 2568, 2569, 2570, 2571, 2572, 2573, 2574, 2575, 2576, 2577, 2578, 2579, 2580, 2581, 2582, 2583, 2584, 2585, 2586, 2587, 2588, 2589, 2590, 2591, 2592, 2593, 2594, 2595, 2596, 2597, 2598, 2599, 2600, 2601, 2602, 2603, 2604, 2605, 2606, 2607, 2608, 2609, 2610, 2611, 2612, 2613, 2614, 2615, 2616, 2617, 2618, 2619, 2620, 2621, 2622, 2623, 2624, 2625, 2626, 2627, 2628, 2629, 2630, 2631, 2632, 2633, 2634, 2635, 2636, 2637, 2638, 2639, 2640, 2641, 2642, 2643, 2644, 2645, 2646, 2647, 2648, 2649, 2650, 2651, 2652, 2653, 2654, 2655, 2656, 2657, 2658, 2659, 2660, 2661, 2662, 2663, 2664, 2665, 2666, 2667, 2668, 26

Copyright © 2004 by John Wiley & Sons, Inc.

مفتی رحمت اللہ علیہ، دارالافتاء دارالاحیاء، کراچی

[illegible]

(۱۶۹) بخاری۔	(۱۷۰) بخاری۔	(۱۷۱) بخاری۔	(۱۷۲) مختصر۔	(۱۷۳) ترقی۔
(۱۷۴) بخاری۔	(۱۷۵) بخاری۔	(۱۷۶) مختصر۔	(۱۷۷) مختصر و جامع۔	
(۱۷۸) بخاری۔	(۱۷۹) بخاری۔	(۱۸۰) ترقی۔	(۱۸۱) مختصر۔	(۱۸۲) بخاری، مسلم۔
(۱۸۳) مختصر۔	(۱۸۴) ترقی، مختصر۔		(۱۸۵) مسلم۔	(۱۸۶) مختصر۔
(۱۸۷) بخاری، مسلم۔	(۱۸۸) ترقی۔	(۱۸۹) مختصر۔	(۱۹۰) ترقی و۔	(۱۹۱) مختصر۔
(۱۹۲) ترقی۔	(۱۹۳) مختصر۔	(۱۹۴) مختصر۔	(۱۹۵) بخاری، تاریخ الخلفاء۔	
(۱۹۶) تاریخ الخلفاء۔	(۱۹۷) مختصر۔	(۱۹۸) مختصر۔	(۱۹۹) مختصر۔	(۲۰۰) تاریخ الخلفاء۔
(۲۰۱) مختصر و جامع۔	(۲۰۲) بخاری، مسلم۔	(۲۰۳) بخاری۔	(۲۰۴) بخاری۔	(۲۰۵) مختصر۔



خسرو کی پگلی سے محبت

عبدالحق صاحب

اولیٰ

طریقیہ کی تعلیم

تھی۔ لاؤخر عائشہ کی دعوت پر یہ نوجوان صورت حجاز کا گیا اور عمر بن الخطاب سے یہ شکم میں ملا۔ سلام
دہول چک ساری کے ذریعہ دعوت ایک مسیحا، جس کا وہ صاحب کی خدمت میں پہنچنے کی درخواست کی۔
گمان کی باتیں علماء نے شعروں کی طرح جذبہ و شوق کے عالم میں دعوت لے لی۔

ناتک کھلم کھلو

چروٹا ہوں دلبر جاں

جسم فرہاد ہوا دل کھٹے

تختِ خضر، چوہ دار

کاچیں صوبہ لیکن راج میں کلب ہانے والی

اور اس میں سستی

رونگھڑا ہوا نہ

میں ہے لہجہ آکاں کی ہستی میں

کوئی محبت کے سحر میں تیرا ہوا

جہاں ہضم

لیکن صوفی کی چادر ہوا نہ

آئے نالے کے "سوامی" اور کتا ب میں سنت کی صفت لکھی

نگاہیں ڈالو "ہوم" کھٹے تیرا میں نے مصافحہ کرنا

چاہا لیکن مصافحہ کرنے سے تیرا میں نے لگا کر دیا

اور لڑا دیا

تیرا نہیں رہا دھڑکے

ہوم کچھ جیس میں نے عرض کی

اور میں نے تیرے قریب رہت فرمائے

تیرا دیا کیا مال ہے؟

ہوم میں ہی چپاں کھٹے ہیں وہ میں کی کا پر مالہ دیکھ کر

میرے آئینہ گل آئے

اور میں نے تجھے دیکھ کر فرمایا

"ہوم" میں ہی جیسا ہے تم پر

رجم کر رہا۔ میرے بھائی تم کیسے

جو تمہیں میرے پاس رکھیں

کس نے خبر لی میں نے کہا صاف

لے اس پر تمہوں نے جواب دیا

اللہ اللہ اللہ

سبحان ربنا ان کلکون وقد رما لیمعزلہ

میں نے اپنی

ہوم کچھ تیرا

میری لہوا میں نے ملکی باہم تیرا ملکی دھن

نگاہیں آپ سے رہتے تیرے اور میرے خطہ کا نام

لیا لکھے خبر تیرا ہوا میں نے بچا

میرا اور میرے باپ کا نام آپ کو کس نے

تا

آپ لڑانے کے
 طبعاً بخیر رہے
 سیم بھی چپ تھوڑے عرصے سے عرصے
 کے ساتھ باغیں کہیں ہی وقت میری رہنے کے
 تھوڑی دیر کے کوچہ بازار کو گلی کی
 طرف رہا گلی کی بھی پہلی ہی ہے سو گلی
 آگلی میں نہ بھی ٹھہر رہا بلکہ
 ایک دوسرے کو بچا لے گیا
 وہاں کھڑے درخت کے نیچے
 سے ایک دوسرے سے ہاتھ
 کرتے تھے

وہ تیری شانِ عظم کہ سامنے بیٹا
سکھوں کی تو لے لکھ مراد دہی چھوڑ دیکھا

مجھے نہیں معلوم آپ کیا کہتے
 انہیں میں نے دھکی کا دروازہ پرانا
 موسم کی بدولت منہ سے
 ہاتھ کرتی رہے۔ اسے
 کھاتی ہے۔
 آئی تو دروازہ کے درمیان میں تھپ
 یہ کہ کم صرف ٹوٹا کھجاتے ہیں
 انہیں بے لگاتے ہیں
 خواہ کسی نہ کچھ ہلکے ہلکی
 راست کے پہلے سے اجڑا رہا
 بھی پھینکی کہ کھٹک کر رہا ہی
 کچھ ہی کا۔ والی کا زید ہے
 ایک دور سے کہ جو ناظم بازار
 تو اس سے ہے۔ اگر است عرض کر لے
 ٹھیکہ دہی اختیار ہو رہا ہے کہ ایک آئینہ
 ہاں یہ کھینچے کے صحت لگا ہے
 ہاں ہی اختیار ہاں فراموش
 پہنکی ہیں جہاں۔ پہنچے کچھ

ایک دور کے جو ناظمین اس سے کائنات والو صبح تمام ایک دوسرے کی فراغت کے ساتھ چلے، بالواسطہ یعنی واسطہ رکھتے، بلواسطہ میں سے ہے۔ اگرست مرشد، مرئی ہوئے تھانے نصرت کرانے ہوئے تھے، حیات والے کی حیات کرتی ہوئی خرافات کے کنارے روکتی، ری تقییری اور دلائل کا ایک نیچا، ایس قرتی کے کی صورت میں اُسے کدوا گیا ہے

دیکھنے کے صورت لگتا ہے

ایس میں فراموشی

ایس میں ہے۔ پے کچھ بھی

”ایس قرتی کے“ دل فریق کا شہنشاہ، اصل اور حقیقت کا ایک ہی ہے۔ اس صحبت کا دارپائے اسے بھی ہیں اور خلق کے سرسبز کھلنے والے ”فراموشی“ بھی ہیں۔ ایس کی اسط میں آواز سے حسن کے مرئی جیسے معراج پر دکھائی دے چکے ہیں۔ ایس کی لذت ی دوسرا اور صحت کا پایا آجکے دکھائی ہے۔

صحبت کے سلسلے میں مجھے پتہ چل گیا کہ مجھے دواؤں کو دیکھا ہے، جو ہم لوگوں کی طرف سے لکھی گئی ہے، لیکن میں دواؤں کو نہیں سمجھتا تھا، لیکن اب میں سمجھتا ہوں۔" (مفتی صاحب)

[illegible]

سید فضل الرحمن صاحب

”کے بارہ ایسے مرنے والے انکھڑے مرنے والے بچے سے چاہا گیا کہ.....“ (ایسی باتیں)

انہی اگر سچے تو اس کی مدت حیات ایک مہینہ اور ایک شام سے زیادہ نہیں۔ مگر آگ کی جلی اور پھر یہ وہاں اور پھر وہاں سے گزر کر اس وقت آتی تو انہیں یہ بخیر نامہ نہیں ملے گا اور پھر وہاں کی روایت یہ نہیں ملے گی۔

کی حالت ہے۔ یہ کھانے پینے میں سے خود کو دور رہنے والے کا ہے۔' بلکہ ان میں کئی ایک

اگرچہ قریبی دور کی حکایات کا مطالعہ ہمیں اس دور کے حالات سے واقف کرانے میں مدد دیتا ہے، لیکن قریبی دور کی حکایات کا مطالعہ ہمیں اس دور کے حالات سے واقف کرانے میں مدد دیتا ہے۔

المجلس الأعلى للدراسات والبحوث

مختصر یہ کہ ان کے کلمات سے ان کی

ہا کے والی آگ کا مطلب ہے کیا تھا

تو کہہ دیا، میں جو حاکم و سربراہ ہوں، مجھے غلطیوں کا حق ہے۔ میں نے ان کی قیادت سے فائدہ حاصل کرتے۔۔۔۔۔

معاذ اللہ! میں سچ میں یہ تحقیق کر رہا ہوں کہ کئی کئی برسوں تک جو بڑے بھڑکے ہوئے شخص رہا کرتے تھے اس معاملہ میں اس کا طریقہ زندگی سرشارہ مولائی ہے۔ کتا بھیت سے لوگوں نے غلط سمجھا کہ اس کے تہہ پانکھہ ہاتھ تھے۔ بھڑا کر بھڑا کر مولائی کے نام کی انتہا نہ کرتے۔ پتا کر غلط سمجھا کہ اس کا نام مولائی ہے۔ اس کی غلطی کے پیچھے تو یہ ہے کہ کسی کی غلطی کا کافی ٹھکانا ہوتا ہے۔

نامکملان جوانان ب کثافت فقر

تو چہ دانی کہ دری خاک سحرے باغ

مجلس میں ہوا اور کئی وقت تک چلتی رہی۔

[illegible]

اسماء بنت ابی بکر

— *Substantive*

Dr. John C. McManus

مکہ معظمہ میں جو کوئی قادیانی کو ملوث نہیں مانتے۔ جس کو ملوث نہ سمجھیں اس کو ملوث نہ کہیں۔ اس کو ملوث نہ کہنے سے انکار کر دیا۔ اور اگلے دن کو ملوث نہ کہنے سے انکار کر دیا۔

2000

اسلام آباد میں مقیم ہیں۔

مفتوحہ جہازوں میں رہنے والی کچھ قسمیں (مستورک)

اوس جگہ کی اس طرز کی زندگی میں ایسے حضرات تھے، چوں کہ ان کی رائے تھی کہ ہر آدمی کو اپنی اپنی صورت "کتابِ اصول" سمجھو گئے تھے، چہ کرنا چاہیے اس پر، دشمنوں کا گھوارا بھی نہ تھا۔

ایک مرتبہ کٹر ٹیف میں ماگی صاحب کی خدمت میں حاضری ہوئی اور حضرت ابو بکر قرنی بیٹے کھڑے چلا گیا کسی شخص نے کہا کہ امام مالک قرنی کے دروازے والا کرتے تھے نہ خافی اور اس حدی نہ خیر نے یہ باتیں لگی کی ہیں بڑی خوبصورت بات ماگی صاحب نے فرمائی امام مالک والا سے سلام چیرا
 نکس ہے اس کی سوچ یہ ہو
 نکس ہے اسے اٹھ کی محبت میں
 اپنے آپ کو کیا گم کیا جیسے
 اس کا نام ہو ہی نہ پا ہو۔۔۔۔۔

حضرت ابوبکر قرنی بیٹے کا ایک روحانی مراسلہ ملے ہو
 میں ایک ضریف اور کٹر و انسان
 اہل آپ پر۔۔۔۔۔ جیسے جیسے کہیں
 پہنچے ہیں۔۔۔۔۔ میری سکھ ضرور بات بھی
 ہوتی ہیں۔۔۔۔۔ افسانہ پر دم کرنا
 کسی کو کھ سے اگلی کام ہو تو
 کھے مشابہتی نماز کے ہواں بلایا کرے
 اس مجلس میں بھی قسم کے
 نکات آتے ہیں

ان بچیوں کی مثال ایک درخت
 اور بارش کی ہے اگر شاہد و رفتی
 پر پانی سے تو اس کا سن بھر جا ہے
 اور اگر جل و غرق ہو بارش سے
 تو وہ جل نہ پاتا ہے
 اور اگر خشک کھاس پر پانی سے
 تو وہ استخوان ہو جاتا ہے

آج بھی وہ بچیں اور بچیں ابوبکر قرنی بیٹے کے اقبال کا سوا ہی ہے ہونے میں صرف ان کا کوئی نام نہ رہا پس قسم سے یہ کہنا ہے کہ
 جل رہے وہ اور صحت ہو

تو آپ دربار ہو گئے آپ کی قضا بھی کیا یہ کھ شہادت کا جو شہادت آپ کی یہ شہادت ہی اولیٰ دارا بہا کھ کھ کرتے ہوئے قضا نہیں بلکہ

میں نے اس کے لئے ایک خط لکھا ہے جس میں اس کے لئے ایک خط لکھا ہے

— اس کے لئے

اس کے لئے

اس کے لئے

اس کے لئے

اس کے لئے



[illegible][illegible]

تقریباً ہفتی۔ ہجرات کی شام کوڑھا کی روپاں گاؤں پر مغل ذکر میں ترکست فرمائی۔ آگے ہڑلی سولہ میں تھکا ہود کے بڑے اجتماع سے خطاب فرمایا۔ ہود کے اجتماع کے لئے صاحبی انتظام کئے گئے تھے۔ جناب شیخ صدیقی نے چھلوں کے بڑے بڑے ٹکڑے بنوائے اور ٹوکھو کے بیچڑا کا چند دست کر لیا تھا۔ حضرت شاہ صاحب کے خطیبی کے دوران حاضرین نے زبردستی قہار دے رہے تھے اور ہود نے بھیجی دوسرا دست بلکہ کرتے رہے۔ ہود نے بعد بہت سارے افراد نے گھر حاضر ہو کر حضرت شاہ صاحب کی قدم پوی کا شوق حاصل کیا۔ رات کو بعد نماز عشاء ادا کیا۔ ان پر تک فہم اور جینا سبیل شیخ صاحب کی طرف سے اپنے تئیں کے عقیدے کی روشنی میں مکمل سبیل کا اعلان کیا گیا۔ ان میں ایک ہجرت شادی سے پہلے خرمزہ اور گھر لکھنے خطاب فرمایا۔

ہلکے آتش میں جگہ جگہ ہر گھبراہٹ کا شکار ہو کر رہا تھا۔ وہ اپنے گھر کی طرف سے اپنے گھر میں بیٹھا رہا۔ گھر میں کیا تھا۔ جس میں تمام کے منہ ہلکے آتش میں جگہ جگہ ہر گھبراہٹ کا شکار ہو کر رہا تھا۔ وہ اپنے گھر کی طرف سے اپنے گھر میں بیٹھا رہا۔ گھر میں کیا تھا۔ جس میں تمام کے منہ

[illegible]

جو انھیں مدد دینے کا قصد کر رہا تھا۔ اس مرد پر ماری کی کیا قسمت تھی جبکہ اسی قسم کی نصرت خداوندی کے تحت
 وہ بھی اگر ایک سرور ہی بن سکتا تھا۔ لیکن خداوندی ماری کے بعد وہ بن سکا۔ خداوندی کی تو ایسے ملک و ممالک کا مخلوق
 تھی جن کی پرستش آسمان پر ہو رہی ہے۔ ایک ایسے قسم کا نور جیسی مخلوق پہ چھایا ہوا تھا۔ انہیں اور سنگین کا طرہ کم ہوا تو ہر ایک نے غصہ
 کیا کہ ایک ایسے نور و سرور نے ماری کی مخلوق کو اس حد تک دکھا دیا ہے۔ ماری کے بعد ان کے ملک و ممالک کی پرستش آسمان پر ہو رہی ہے۔
 ان کے بعد کوڑ جاوید سے بڑھ کر ماری کی مخلوق نے یہ شوق حاصل کیا۔ اس حالت کے پس نے بڑھ کر ماری کی مخلوق کو اس حد تک دکھا دیا ہے۔
 صاحب بھی غصہ کرتے ہوئے جذب شوق کی محسوس کے متین طور سے وہی ہے۔ مخلوق کے بعد خدا کی لڑائی چمکی تھی۔ طعام کا حکم بھی کیا
 گیا۔ اس کے بعد بھی غصہ شوق کے بعد ایک نور و سرور کی عبادت میں جس کا مزار ہے۔

[illegible]



یادیں بھئی اور باتیں بھئی

مجھے کہنا ہے کچھ اپنی زبان میں

ماہر شیخ محمد عامر



پستان کی خاطر العمل اور دعا پیش کر

آپ عمل سے کیے پیداوے کا پختہ ارادہ

پر عمل فرمائیے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

لکھنؤ، ۱۰ مئی ۱۹۲۲ء

محرم علی صاحب

دعوت

بِسْمِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَيْلِي

لا حول ولا قوة الا بك يا رسول الله

اللهم صل على محمد وآل محمد

وعلو شأنهم

[illegible]

اس ریل کی خوش آئند آمد سے یہ سچ کہ پہلی ریل کے دوران کسی قسم کی تفرقہ پھرنے یا بد امنی کا مظاہرہ دیکھنے میں نہ آیا۔ کسی کاری کی سرپرست کو نقصان نہیں پہنچا یا کیا ہر مذہبی کسی طرح یک نغزل کو تفرقہ مینا۔ حضور ﷺ کے خواستے اپنے ملک کی ادا کہ ان نقصان پہنچانے کی جہاں سے حضور ﷺ کے نام کو بلند کرتے ہوئے ایک مرتبہ یہ سچ، یہ ملک کہ پاکستان میں نے علی قیام اس کی حفاظت کی اپنی ہی کریں گے۔

تحفظ ناموس رسالت پر مبنی



























لبیک یا رسول اللہ ریلی





ایستاد
خانم سید علی
خان

